۱۲/۲

ہفت روزہ

خدام الدین

لاہور

بنیاد گذار:
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی
شیرانوالہ دروازہ لاہور

۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ
۱۷ مئی ۱۹۶۸ء

یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَقَنِّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ؟ فَقَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ" فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: عَمِلَ قَلِیْلًا وَاُجِرَ کَثِیْرًا" مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص ہتھیاروں سے سجا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پہلے جہاد کروں یا اسلام قبول کروں؟ آپ نے فرمایا کہ اولاً اسلام قبول کرو۔ پھر جہاد کرو چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا، اور پھر جہاد کیا۔ حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کام کم کیا، اور ثواب زیادہ دیا گیا (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَدٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ یُحِبُّ اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا وَلَہٗ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا الشَّھِیْدُ یَتَمَنّٰی اَنْ یَرْجِعَ اِلَی الدُّنْیَا فَیُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا یَرٰی مِنَ الْکَرَامَۃِ "، وَفِیْ رِوَایَۃٍ "لِمَا یَرٰی مِنْ فَضْلِ الشَّھَادَۃِ "، مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ؛

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنت میں داخل ہو جاتا ہے تو دنیا میں لوٹ کر جانا پسند نہیں کرتا۔ اگرچہ روئے زمین کی تمام چیزیں اسے مل جائیں البتہ شہید جب اپنی عزت و تکریم کو دیکھتا ہے تو آرزو کرتا ہے کہ لوٹ کر دنیا میں جائے اور دس مرتبہ راہ خدا میں مارا جائے اور ایک روایت میں ہے کہ (البتہ شہید) جب شہادت کی فضیلت کو دیکھتا ہے تو یہ آرزو کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَغْفِرُ اللّٰہُ لِلشَّھِیْدِ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ" رَوَاہُ مُسْلِمٌ- وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ: "اَلْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُکَفِّرُ کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کی ایک چیز (گناہ) سوائے قرض کے معاف کر دیتا ہے (مسلم) اور مسلم ہی کی ایک روایت ہے کہ اللہ رب العزت کے راستہ میں مارا جانا قرض کے سوائے ہر ایک گناہ کا کفارہ ہے۔

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْھِمْ فَذَکَرَ اَنَّ الْجِھَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ قُلْتَ؟ قَالَ، اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ؟ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ، مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ؛

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم ان کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور پھر فرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا سب سے افضل اعمال ہیں۔ (یہ سن کر) ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ فرمایئے کہ اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہوں کی معافی ہو جائے گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر تم راہ خدا میں مارے جاؤ اور جمے رہو اور ایمان کے ساتھ امید ثواب رکھو (میدان میں) دشمن کی طرف رخ رکھو اور پشت پھیر کر نہ بھاگو (تو گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے (ابھی) کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کیا فرمایئے، اگر میں راہ خدا میں مارا جاؤں تو کیا میرے گناہ معاف ہو جائیں گے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ہاں بشرطیکہ تم جمے رہو۔ اور ایمان کے ساتھ ثواب کی امید رکھو دشمن کی طرف منہ رکھو اور پشت نہ پھیرو۔ البتہ قرض معاف نہ ہوگا۔ اس لئے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھ کو یہی (حکم الٰہی) پہنچایا ہے (مسلم)

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ: فِی الْجَنَّۃِ" فَاَلْقٰی تَمَرَاتٍ کُنَّ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ اگر میں (راہ خدا میں) مارا جاؤں تو کس جگہ ہوں گا؟ آپ نے فرمایا جنت میں (یہ سن کر) جو کھجوریں اس کے ہاتھ میں تھیں اس نے پھینک دیں۔ پھر قتال کیا۔ حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ (مسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ لاہور

خدام الدین

ایڈیٹر
مناظر حسین نظرؔ
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۴ | ۱۸ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء | شمارہ ۲

شذرات

گذشتہ شمارے میں انسداد غنڈہ گردی **ہدیۂ تبریک** کے عنوان کے تحت ہم نے گورنر مغربی پاکستان اور اعلیٰ پولیس افسران کی مساعیٔ جمیلہ کو خراجِ تحسین پیش کیا تھا اور ضمناً تھانہ مغلپورہ کی حدود میں طوائف الملوکی پھیلانے والے بدمعاشوں کا تذکرہ کیا تھا۔ چنانچہ ہمیں خوشی ہے اور ہم سپاس گذار ہیں کہ ڈی۔ آئی جی پولیس محترم صاحبزادہ علی رؤف صاحب اور ایس۔ ایس۔ پی لاہور الحاج جبیب الرحمان صاحب نے ہماری گذارشات کا فوری اور بروقت نوٹس لیا۔ اور مغلپورہ کے بدمعاشوں کو گرفتار کر کے علاقے کے شریف باشندوں کو سُکھ کا سانس لینے کا موقع فراہم کیا الحاج جبیب الرحمٰن صاحب اس سلسلے میں عوام کے خاص شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اور فرض شناسی اور عوام دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے بذاتِ خود مغلپورہ تھانہ جا کر عوام کی ڈھارس بندھائی۔ اور بدمعاشوں کی سرپرستی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کی نیز تھانہ مغلپورہ میں رانا علی حسن جیسے فرض شناس اور غنڈہ گردی کے مخالف ایس، ایچ، او کا تقرر بھی ایس۔ ایس۔ پی کے تدبّر، دانشمندی اور عوام دوستی کی دلیل ہے۔ چنانچہ ہم اس توقع کے ساتھ کہ غنڈوں اور بدمعاشوں کے قلع قمع کی مہم نہ صرف ضلع بھر میں بلکہ تمام صوبے میں مسلسل جاری رہے گی گورنر صاحب اور پولیس حکّام کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔

مشورہ

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کے بارے میں احتجاجی مراسلوں کا ایک سلسلہ جاری ہے اور دفتر کو اس سلسلے میں کئی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان کے بعض شہروں میں کئی زبردست جلسے اور جلوس بطور احتجاج نکالے گئے اور نکالے جا رہے ہیں۔ لیکن ادارۂ خدام الدین ان تمام اطلاعات کو شائع کرنے سے معذور رہے کیونکہ اس سلسلہ میں پریس کی طرف سے کچھ پابندیاں عائد ہیں اور ان پابندیوں سے گذرنے تک اور منظوری ملنے تک زیرِ نظر شمارہ لیٹ ہو جاتا۔ احتجاجی مراسلہ جات بھیجنے والوں اور جلسے جلوس منعقد کرنے والوں سے ہماری درخواست ہے کہ وہ صبر و ضبط کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ایسا کوئی اقدام نہ کریں جس سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آئے۔ ہماری ارباب حکومت سے بھی درخواست ہے کہ وہ ایسے بیانات سے اجتناب کریں جن سے عوام کے دل کو ٹھیس پہنچتی ہے اور ان کے مذہبی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ آغا شورش کی گرفتاری سے زیادہ لوگ ان وزراء کے بیانات سے دل برداشتہ ہیں جنہوں نے کسی فرقے کو مسلمان ظاہر کرنے کی سعی کی ہے حالانکہ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ فلاں عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کا فرقہ ہیں یا نہیں صرف علماء اسلام کا کام ہے اور وہی قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں اس امر کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ کون مسلم ہے اور کون خارج از اسلام ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہم کارپردازانِ حکومت کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ مداخلت فی الدین نہ فرمائیں اور عوام کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ پُرامن اور قانونی ذرائع سے اپنی بات حکومت تک پہنچانے کی کوشش کریں رہ گیا ذاتیات کا سوال تو اس مسئلہ پر ادارہ کسی تبصرہ کو مناسب خیال نہیں کرتا۔

علماء کا مظاہرہ

برصغیر کی تاریخ میں یہ واقعہ پہلی بار رونما ہوا ہے۔ کہ پانچ ہزار علماء نے سڑکوں پر مارچ کر کے مظاہرہ کیا اور اپنے مطالبات کا اظہار کیا۔ علماء نے جو مطالبات کیئے وہ دستور کو اسلامی بنانے۔ افراد کے درمیان عدم مساوات ختم کرنے اور خالص اسلامی خطوط پر مزدوروں، محنت کشوں اور کاشت کاروں کے مسائل حل کرنے پر مشتمل تھے۔ ان مطالبات میں سے دو خاص طور پر توجہ کے متقاضی ہیں۔ پہلا عدم مساوات کے اختتام سے متعلق اور دوسرا محنت کشوں اور کاشت کاروں کے مسائل حل کرنے کے باب میں رہا۔ تیسرا یعنی دستور کو اسلامی بنانے کا مسئلہ سو اس سلسلے میں کچھ نہ کچھ کام تحقیقات اسلامی کا ادارہ کر رہا ہے۔ چاہے اس کی بعض باتوں سے بعض حلقوں کو اختلاف ہی کیوں نہ ہو تاہم یہ ادارہ برابر کام کر رہا ہے۔ اور بعض کام اس نے بڑے ٹھوس بھی کیئے ہیں۔ اگر اس ادارے نے کئی غلط باتیں کی ہیں۔ تو بعض بڑی قابلِ قدر خدمات بھی انجام دی ہیں جن سے واقف ہونے کے بعد ہر شخص ان کی تعریف کرے گا۔ تو فی الحال اس مطالبے سے قطع نظر جہاں تک باقی دو مطالبات کا تعلق ہے سو علماء نے ان کو اپنی دلچسپیوں کا موضوع بنا کر اپنے انداز نظر کی صحت کا مظاہرہ کیا ہے۔ عدم مساوات اسلام کے بنیادی تصور کی ضد ہے اور اس لئے اس باب میں علماء کا فرض تھا کہ وہ آواز اٹھائیں۔ بدقسمتی سے اب تک اس طرف توجہ نہ دی گئی تھی۔ لیکن پاکستان میں علماء کی یہ پہلی کانفرنس ہے جس نے عوامی زندگی پر اثر انداز ہونے والی اس اہم تر صورت حال کو محسوس کیا اور اس کے خلاف کھل کر اظہار خیال کیا اسی طرح مزدوروں، محنت کشوں اور کاشتکاروں کے مسائل حل کرنے کے مسئلے پر توجہ کر کے انہوں نے اپنی ہوش مندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ علماء کی توجہ ان مسائل کی طرف نہ جائے تو پھر وہ اپنے اسلامی فرائض سے غفلت کا مظاہرہ کریں گے۔ اور اس ذمہ داری سے عہدہ برآ نہ ہوں گے جو علوم اسلامی سے آگہی کی بنا پر ان پر عائد ہوتی ہے۔ بنا بریں ہم ان علماء کو مبارک باد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اس فرض کو پہچانا اور اس سلسلے میں اپنے مذہبی فرائض سے عہدہ برآ ہوئے۔ (جنگ کراچی)

مجلس ذکر ۳ صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۲ مئی ۱۹۶۸ء

رزقِ حلال

از: حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی
مرتبہ: محمد عثمان غنی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی : اَمَّا بَعْدُ:
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ : بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

وَلَا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ۔ (بقرہ ۱۸۸)

ترجمہ: اور نہ کھاؤ آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقوں سے۔

رزقِ حلال کمانے اور کھانے کی کوشش کیجئے۔ حرام اور مشتبہ مال سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ اور جب حرام مال نہیں کھایا ہو گا تو پھر انشاءاللہ عبادت کی، اطاعت کی اور فرمانبرداری کی توفیق ہو گی۔ پھر حقوق اللہ اور حقوق العباد دونو ادا ہوں گے۔ لیکن اگر آپ رزقِ حلال سے دُور رہے تو پھر آپ کا کوئی بھی عمل عملِ خیر یا عملِ صالح نہیں بلکہ مردود اور رائیگاں چلا جائے گا۔ اسی لئے عرض ہے کہ رزقِ حلال اور صدقِ مقال کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اگر اولاد کی گھٹی میں رزقِ حرام پڑ گیا تو ان کی اصلاح کی امید کبھی برآ نہ ہو سکیگی ؎

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریّا مے رود دیوار کج

اگر آپ نے ان کو دین کی تعلیم نہ دی، قرآن کی رغبت نہ دلوائی، کسی اللہ والے سے واسطہ نہ ڈلوایا، اللہ کے گھروں (مساجد) میں نہ لے کر گئے تو قرآن میں اللہ نے صاف فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ماں باپ کو اس بات کا عذاب دیا جاتے گا کہ ان کو اولاد دی اور اولاد کا صحیح شکر یہ تھا کہ ان کی صحیح تربیت کرتے، تعلیم دین دلاتے، وہ نہ دلوائی اور بیاقی ایم، اے۔ بی، اے کرایا۔ بچے پیدا کرنے کے لئے ان کو مکان دے دیا اور بیوی بھی دلوا دی لیکن جو اصل چیز تھی آپ کے ذمّے وہ آپ نے پیدا نہ کی۔ تو قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب ان کو سزا ملے گی تو وہ کہیں گے۔ یا اللہ! ماں باپ کو پہلے اور ہم سے بڑی اور سخت سزا دے۔ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ (پ ۲۲ س الاحزاب آیت ۶۸) بڑی سے بڑی لعنت اور دُگنے عذاب کا مطالبہ کریں گے، نیک اولاد چھوڑ جائیں گے، صدقہ جاری۔ جس کو دین کی تعلیم دیں گے تو پھر وہ کہیں گے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (پ ۱۵ س بنی اسرائیل آیت ۲۴) اے اللہ! ان پر اس طرح شفقت فرما جس طرح یہ ماں، باپ دونو ہم پر اس زمانے میں شفقت فرماتے رہے جب ہم ناتواں، ضعیف اور لاچار تھے۔

نیکوں کے چہرے منوّر اور بدوں کے چہرے سیاہ

رزقِ حلال تو بہت بڑی بات ہے حرام مال بھی آپ کھائیں گے، پیٹ میں تو وہ چلا جائے گا لیکن جب اُس کا ایک ایک پائی کا، ایک ایک رائی کا، قطرے قطرے کا، ایک ایک بوٹی کا، ایک ایک چاول کا مالکِ یوم الدین کو جزا کے دن حساب دینا پڑے گا تو تب پتہ چلے گا اور تب حقیقت کھلے گی۔ اس وقت کیا ہو گا؟ هَا هَا لَا اَدْرِیْ۔ میں تو نہیں جانتا۔ یہ تو سب کو معلوم ہے۔ کہ مَنْ رَّبُّكَ، مَا دِيْنُكَ کا سوال قبر میں جاتے ہی ہو جانا ہے اور آپ کا اعمالنامہ آپ کے دائیں یا بائیں ہاتھ میں دیا جانا ہے۔ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝ (پ ۱۵، س بنی اسرائیل آیت ۱۴) اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے تو کامیاب، بائیں ہاتھ میں دیا جائے تو ناکام۔ چہرے سے پتہ چل جائے گا، نیک ہوں گے، چہرے چمکتے دمکتے ہوں گے وضو اور نماز کی برکت سے، اور جو بدبخت روسیاہ ہوں گے، آنکھوں سے ہی آپ پہچان لیں گے، وہ خود اپنے آپ کو جان لیں گے، نامۂ اعمال ملنے سے پہلے ہی ان کی کرتوتیں اُن کے چہروں سے ظاہر ہو رہی ہوں گی۔ سو اس دنیا میں بھی آپ دیکھ رہے ہیں نمازیوں کو کیسا نور اللہ نے نصیب فرمایا۔ اور بے نمازوں کے منہ سے کیسی نحوست ٹپک رہی ہے۔

حنیفی ادیان تین ہیں

مولانا رومؒ نے حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ خود اللہ نے بار بار تذکرہ کیا۔ قرآن میں سب سے زیادہ ذکرِ خیر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا، جناب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا، اس کے بعد سب سے زیادہ ذکرِ خیر حضرت ابراہیمؑ کا۔ یعنی قرآن کی تقریباً ۲۵ سورتوں اور ۶۳ آیات میں صرف حضرت ابراہیمؑ کا ذکرِ خیر ہے اور ایک پوری سورت اُنہی کے نام نامی سے منسوب ہے اور پھر جتنا ذکرِ خیر اُن کا ہے شاید ہی کسی کا ہو۔ اسی لئے شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ حنیفی ادیان حضرت ابراہیمؑ سے پہلے مظاہر پرستی کے شکار جہنم کا ایندھن بننے والے ہیں۔ سورج کو، ستاروں کو پوجنے والے، گئو کی عزت کرنے والے، اسی طرح کوئی کسی درخت کو، کوئی کسی چیز کو، لیکن حضرت ابراہیمؑ کی توحید پرستی کا دَور دشمن بھی مانتا ہے اور شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ حنیفی ادیان جو حضرت ابراہیمؑ سے شروع ہوئے وہ تین ہیں (۱) یہودیت (۲) عیسائیت (۳) اسلام۔ حضرت ابراہیمؑ کو ہر سہ ادیان والے اپنا جدِّ اعلیٰ مانتے ہیں۔ جتنا زیادہ قریب اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدّس ہے اتنا کوئی بھی نہیں ہے۔ حضورؐ سے قربانی کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاهِیْمَ ط اسی طرح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مہربان تھے مہمانوں پر حضرت ابراہیمؑ کا بھی یہی مقام ہے۔ بارھویں پارے میں

(باقی صفحہ ۱۵ پر)



۱۱ر صفر المظفر ۱۳۸۸ھ مطابق ۱۰ر مئی ۱۹۶۸ء

خوفِ خدا نیکیوں کی کنجی ہے

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ

الحمد للہ وکفی وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفی : امّا بعد: فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرّجیم:
بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم:-

فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيدِ ۝ (سورۃ ق - ع ۳ - پ ۲۶)

ترجمہ: سو آپ قرآن سے اُس کو نصیحت کیجئے۔ جو میرے عذاب سے ڈرتا ہو۔

حاشیہ شیخ الاسلام رح

جو لوگ حشر کا انکار کرتے اور واہی تباہی کلمات بکتے ہیں بکنے دو اور ان کا معاملہ ہمارے سپرد کرو۔ ہم کو معلوم ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ آپ کا یہ منصب نہیں کہ زور زبردستی سے ہر ایک کو یہ باتیں منوا کر چھوڑیں ہاں قرآن سنا سنا کر بالخصوص ان کو نصیحت اور فہمائش کرتے رہئے جو اللہ کے ڈرانے سے ڈرتے ہیں۔

حاشیہ کشف الرحمٰن

پس آپ اس قرآن کے ذریعے سے اس شخص کو نصیحت کرتے رہئے جو میرے عذاب اور میری سزا کے وعدہ سے ڈرتا ہے اور جو میرے ڈر سے ڈرتا ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ یہ بات فرمائی ہے کہ آپ ان پر داروغہ یا وکیل بنا کر نہیں بھیجے گئے۔ یہ منکر عقائدِ اسلامیہ کے متعلق جو کچھ کہتے ہیں اس سب کا ہم کو علم ہے آپ کا کام تو یہ ہے کہ آپ قرآن کے ذریعہ تبلیغ وعظ و پند کرتے رہئے۔ آپ ان کو زور زبردستی سے مسلمان نہیں بنا سکتے نہ زور زبردستی سے مسلمان بنانا کوئی مفید اور سودمند ہو سکتا ہے بلکہ قرآن کے ذریعے نصیحت کرتے رہئے۔ اور ان کو سناتے رہئے جو میری وعید سے ڈرتے ہیں یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی سزا اور اس کی گرفت سے ڈرنے والے ہیں اُن پر نصیحت اور قرآنی موعظت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

حاصل یہ نکلا کہ ڈرانا اور نصیحت کرنا انہیں کو کارگر ہو سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل وہی کر سکتے ہیں جن کے دلوں میں خدا کا خوف موجود ہے۔

بزرگانِ محترم! یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کام یا عمل شوق سے ہوتا ہے یا خوف سے۔ طالب علم تعلیم شوق کی بنا پر حاصل کر سکتا ہے یا استاد اور ماں باپ کے خوف سے علم حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح خدائی احکام کی تعمیل اور شریعت کی پیروی بھی یا تو شوق سے ہو سکتی ہے یا خوف سے۔ اللہ تعالےٰ کے بعض بندے جو اللہ تعالےٰ کو محبوب سمجھ کر اور شوق سے شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اونچے درجے کے اولیاء کرام ہوتے ہیں۔ شریعت ان کی طبیعت ثانیہ ہوتی ہے اور وہ رضائے مولا میں فنا ہوتے ہیں۔ بعض اولیائے کرام ایسے بھی ہیں جو یہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ! ہمیں نہ دوزخ کا ڈر ہے اور نہ جنّت کی طمع ہے، ہمیں تو فقط تیری رضاء مطلوب ہے، تو جہاں رکھے ہم راضی ہیں۔ ظاہر ہے اللہ تعالےٰ ایسے محبّین صادقین کو دوزخ میں کیونکر ڈال سکتا ہے۔ یہ سب کچھ وہ محبت خداوندی کی بناء پر ہی کہتے ہیں اور محبوبِ خدا ایسے محبّوں کو ناخوش نہیں کرتا۔ ان کے برعکس عامۃ النّاس خوف سے اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ آخرت کی فکر اور اللہ تعالےٰ کا ڈر انہیں شریعت کی پیروی پر مجبور کرتا ہے۔ اور یہ ملکہ ان میں کسباً پیدا کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ شواہد اس کے حق میں ہیں اور خود کلام خداوندی پکار پکار کر اعلان کرتا ہے کہ قرآن کریم سے فائدہ وہی اٹھا سکیں گے اور شریعت کا اتباع اور احکام خداوندی کی تعمیل ان ہی خوش نصیبوں کے لئے آسان ہو گی۔ جن کے اندر خدا کا خوف اور آخرت کی فکر موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ملاحظہ فرمایئے

وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(س الانعام پ ۷ - ع ۶ آیت ۵۱)

ترجمہ: اور اس قرآن کے ذریعے سے ان لوگوں کو ڈرا جنہیں اس کا ڈر ہے کہ وہ اپنے رب کے سامنے جمع کئے جائیں گے، اس طرح پر کہ اللہ کے سوا ان کا کوئی مددگار اور سفارش کرنے والا نہ ہو گا تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔

مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں سے فائدہ وہی اٹھا سکیں گے اور اس کلام ربانی سے فقط انہی لوگوں کو نصیحت کیجئے جن کو یہ خوف ہے کہ ایک دن وہ اپنے رب کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ اور اس وقت ان کا حمایتی اور سفارشی کوئی نہ ہوگا۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی — ہر ایک کا معاملہ اپنے پروردگار کے

ساتھ ہوگا اور سوا اس کے کوئی کسی کا ساتھی یا مددگار نہیں ہوگا۔

پس اے برادرانِ عزیز! اگر آپ کو اپنے رب کے سامنے سرخرو ہونا ہے تو اسی دنیا میں اللہ کے حکموں کی تعمیل کرو اور شریعت حقہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ۔ اللہ نے جو حدیں مقرر کر رکھی ہیں انہیں ہرگز نہ توڑو۔ انہی حدود میں رہ کر زندگی بسر کرو اور جو کام کرو اس کی رضامندی کے لئے کرو۔ اور جس چیز سے وہ منع کرے اسے بالکل چھوڑ دو۔ اسی کا نام تقوٰے ہے اور تقویٰ شعار ہی جنت کے وارث ہوں گے۔

شہادتِ قرآنی

قولہٗ تعالےٰ:-

وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝

(س النّٰزعٰت۔ رکوع ۲ پ ۳۰)

ترجمہ: اور لیکن جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا۔ اور اس نے اپنے نفس کو بری خواہشوں سے روکا سو بے شک اس کا ٹھکانہ بہشت ہی ہے۔

حاشیہ شیخ الاسلام رحؒ

یعنی جو اس بات کا خیال کرکے ڈرا کہ مجھے ایک روز اللہ کے سامنے حساب کے لئے کھڑا ہونا ہے اور اسی ڈر سے اپنے نفس کی خواہش پر نہ چلا بلکہ اسے روک کر اپنے قابو میں رکھا اور احکام الٰہی کے تابع بنایا تو اس کا ٹھکانہ بہشت کے سوا کہیں نہیں۔

حاصل یہ نکلا کہ خوفِ خدا کے باعث نفس پر قابو رکھنے والوں اور شریعت کی تابعداری کرنے والوں کا ٹھکانہ بہشت ہے۔

عزیزانِ گرامی! یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھئے کہ خوفِ خدا سے ایمان اور ایمان سے اسلام پیدا ہوتا ہے۔ اسی لئے ہمارے حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کی ماں ایمان ہے اور ایمان کی ماں خوفِ خدا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ خوفِ خدا کے باعث احکام خداوندی کی تعمیل اور شریعت مطہرہ پر عمل آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایسا خوفِ خدا عطا فرمائے کہ ہمارا کوئی قدم بھی مرضیٔ الٰہی کے خلاف نہ اٹھے اور ہمیں خوفِ خدا کے باعث نیک کام کرنے اور دینِ خالص کو اوڑھنا بچھونا بنانے کی توفیق نصیب ہو جائے۔ آمین یا الٰہ العالمین!

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کی قراردادیں

۱- یہ اجلاس قرآن و حدیث کی تصریحات اور اسلاف کے صحیح تاریخی واقعات کی روشنی میں اپنے اس یقین کا اعلان کرتا ہے کہ اہل اسلام نے جب بھی کتاب و سنت کا اتباع کرتے ہوئے پیغمبرانہ ہدایات کو اپنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کو دنیوی اعزازات، خلافت و تمکن فی الارض اور امن و امان کے انعامات سے بھی نوازا ہے۔ اور جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کی قدر ناشناسی کرتے ہوئے احکام الٰہیہ سے روگردانی کرکے نفسانی خواہشوں میں گم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان سے نعمت سلب فرما کر ان کو قعر ذلّت و ادبار میں گرا ڈالا ہے۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ تمام طرح کے مادی ذرائع کی تیاری کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار کی بے حرمتی اور دین سے بے اعتنائی کے طرز عمل سے باز آکر عامۃ المسلمین کو اسلامی اخلاق سے مزین اور دینی تعلیمات سے آراستہ کرکے اس ملک کی ترقی و سالمیت اور فتح و نصرت کے حقیقی سامان بہم پہنچائے۔ ورنہ ملک و ملت کے تمام نقصانات کی ذمہ داری سے وہ کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتی۔

نیز یہ اجلاس ملک کی تمام سیاسی متحارب جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملک و ملت پر رحم فرماتے ہوئے صرف اور صرف اسلام کے نام پر اسلام ہی کی خاطر اسلامی طرز حکومت اور اسلامی معاشرہ پر متفق ہو کر نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے ملک کو اس کے شایانِ شان مقام دلانے کے لئے اپنی مساعی وقف کریں۔

۲- **تنبیہ:-** کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس کا یہ عظیم الشان اجلاس اس امر پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستانی ارباب اختیار و اقتدار نے تاسیس پاکستان کے تمام مواعید کو پس پشت ڈال کر ملک کو الحاد و بے دینی کے حوالہ کر دیا ہے۔ خاص کر ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء کے بعد جس سرعت سے مغربی تہذیب کو فروغ، اسلامی قدروں کی تنقیص اور قرآنی احکام کی تحریف ہوئی ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

یہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین، خاندانی منصوبہ بندی، سود، رشوت، عریانی و فحاشی اور ثقافت کے نام سے رقص و سرود وغیرہ کے ملاہی و مشاغل میں الجھائے رکھنے اور الحاد و بے دینی کی سرپرستی کرنے کے بجائے ملک میں جلد از جلد شرعی قوانین نافذ اور معاشرہ کی اصلاح کرے۔

ورنہ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ علماء اسلام اور عامۃ المسلمین حالات کو بحق اسلام بدلنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

۳- **احتجاج** یہ اجلاس حکومت کی اس تازہ پالیسی کے اخلاف احتجاج کرتا ہے۔ جس کے بارہ میں انتہائی حساس ہوکر اس پر معمولی سی تنقید برداشت کرنے سے بھی قاصر ہو گئی ہے۔

چنانچہ بیسیوں علماء دین پر بیسیوں اضلاع میں داخلہ کی پابندیاں لگا کر تمام سابقہ ریکارڈ کو توڑ دیا ہے۔ اور اسی پالیسی کے تحت اس نے اخبار چٹان کے صرف ایک جملے پر غصہ ہو کر اس کا پریس اور اخبار کا ڈکلریشن ضبط کر لیا ہے۔

علماء "مدیر چٹان" سے اختلاف رکھنے

اہل اللہ کے ملفوظات

پروفیسر محمد انوار الحق، شیرکوٹی لائلپور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام امتِ مسلمہ میں سب سے اونچا اور بلند مقام ہے۔ کیونکہ آپ کو مقامِ صدیقیت کا شرف حاصل ہے جو نبوت کے بعد کا مقام ہے۔ قرآن کریم کی اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ع

بعد از نبی بزرگ توئی قصہ مختصر

جس طرح حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام خدا کے بعد سب سے افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حسب ذیل آیت میں نبوت کے بعد صدیقیت کا دوسرا مقام رکھا گیا ہے فرماتے ہیں:۔

اَلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا

وہ لوگ جن پر اللہ نے انعام کیا انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور وہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں۔

صدیقؓ کی حقیقت

علماء نے لفظ صدیق کی مختلف تعبیریں کی ہیں۔ لیکن مختصر اور سادہ وہی ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات پر لبیک اور آپ کے ہر قول و فعل کی دل و جان سے تصدیق فرماتے۔ جب سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا شرف حاصل ہوا اور اس حقیقت کو اہل مکہ سے آپ نے بیان فرمایا تو کفار کی آنکھیں تعجب سے کھلی کی کھلی رہ گئیں اور انہوں نے سیدنا ابوبکرؓ سے کہا۔ لیجئے آپ کے دوست کہتے ہیں کہ میں آج رات آسمانوں کی سیر کر کے پھر مکے کی طرف لوٹ آیا۔

یہ سن کر ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ اگر حضورؐ نے یہ فرمایا ہے تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ جب ہی سے آپ کا لقب صدیق ہو گیا۔

رفیق غار صدیقؓ

قرآن حکیم نے صدیق اکبرؓ کی صحابیت پر جو مہر تصدیق ثبت کی اس کو قیامت تک نہیں مٹایا جا سکتا۔ اور بالاتفاق تمام مفسرین نے اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا میں صاحب سے ابوبکر صدیقؓ مراد لیا ہے۔ اس لئے بھی صدیق اکبرؓ کا اس خاص نازک اور خطرناک موقع پر صاحبیت پر ثابت قدم رہنا دوستی کا اعلیٰ کردار اور معیار پیش کرتا ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم ابوبکرؓ کی ایک رات اور ایک دن (یعنی ہجرت کے بعد کی پہلی رات اور حضورؐ کی وفات کے بعد کا دن جب ارتداد نے اپنے پاؤں نکالے) میری ساری زندگی سے بہتر ہیں۔

صدیقؓ کی فضیلت رسالتمآبؐ کی زبانی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو وہ جملہ نکلا ہے کہ۔

اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اَحَدًا مَنَّ عَلَیَّ فِیْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ

بلاشبہ ابوبکرؓ سے بڑھ کر مجھ پر بلحاظ جان و مال کسی کا احسان نہیں ہے۔

یہ جملہ ان کو تمام صحابہ میں فضیلت کے نقطہ عروج پر لے جاتا ہے جس کے بعد ہمیں اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضرت ابوبکرؓ کے اس نازک مقام پر ہوش و عقل کو قائم رکھنے کو بھی ذہن میں رکھئے جب کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہونے پر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی عشق رسالت میں مدہوش ہو کر یہ پکار اٹھے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے گا کہ حضورؐ وفات پا گئے ہیں تو میں اس کی گردن تلوار سے اڑا دوں گا۔ اور پھر وہ صدمۂ جانکاہ سے متاثر ہو کر جنگل کو نکل گئے تھے۔ مگر صدیق اکبرؓ کا مقام عشق و عقل ان سب کو ہوش میں لے آیا۔ ورنہ اگر وہ بھی اپنی صدیقیت سے کام نہ لیتے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانوں کا خدا جانے کیا حال ہوتا۔

مرتدین کا فتنہ اور صدیقؓ کی صدیقیت

آپ کی امتیازی شان کا انفرادی امتیازی اور خصوصی ایک اور نازک مقام قابل غور ہے۔ جہاں وہ تنہا اس مقام پر کھڑے ہوتے نظر آتے ہیں اور ایسی ثابت قدمی کا مظاہرہ فرماتے ہیں۔ جہاں فاروقی اصابت رائے کا قدم بھی پھسلتا نظر آتا ہے اور وہ مقام ہے مرتدین کے معاملے میں جرأت مندانہ قدم اٹھانے کا۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہوتے ہی خاص قسم کے نفوس جو کچھ ہی عرصہ پہلے مسلمان ہوئے تھے اور اسلام کی صداقت اور اس کی معرفت سے ان کے دلوں نے ہنوز جلا حاصل نہیں پائی تھی۔ ان کے دلوں پر سے کفر کی تاریکیوں کے نقوش ابھی پورے طور پر محو نہیں ہوئے تھے کہ وہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے۔ ان کے دلوں پر شیطان نے اس طرح چھاپا مارا کہ مال جو دل سے بمشکل چھوٹتا ہے اس نے ان سے زکوٰۃ دینے سے انکار کرا دیا۔

صدیق اکبرؓ نے ان سے جہاد کرنے کا فیصلہ کیا۔ فاروق اعظمؓ نے مشورہ دیا کہ ابھی دوسرے معاملات کو سلجھانا نہایت ضروری ہے۔ جونہی ہنگامی حالات سے اطمینان کا سانس لینے کا موقع ملے تو پھر مرتدین کے خلاف علم جہاد بلند کرنا ضروری ہے لیکن صدیقؓ کی صدیقیت اور فراست کی داد دیجئے۔ فرمایا کہ خدا کی قسم اگر زکوٰۃ کے سلسلے میں ایک رسی بھی ان کے ذمے ہو گی تو جب تک میں اسے وصول نہ کروں گا جہاد کی تلوار ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا، چنانچہ

آپ نے اس وقت تک میدانِ جہاد گرم رکھا جب تک آتشِ ارتداد کو بجھا نہ دیا۔ پھر آپ نے دیکھا کہ یہ بھی صدیقیت کے خصوصی نشانات میں سے ایک نشان ہے جو ان کی فضیلت کا طرۂ امتیاز ہے۔

ارتداد کی خطرناکی واضح رہے کہ ارتداد زیادہ خطرناک ہے اس سے اسلام کو جس قدر دھکا لگتا ہے اتنا کفر سے نہیں۔ ارتداد لوگوں کے ذہنوں میں اس طرح کے خدشات پیدا کرتا ہے۔ جس سے اسلام کی حقانیت کے بارے میں لوگوں میں وسوسے پیدا ہو سکتے ہیں کہ آخر یہ شخص اسلام قبول کر کے کیوں منحرف ہو گیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ شاید اسلام سچا مذہب نہیں چنانچہ کفار نے عہد رسالت میں ایک یہ چال بھی چلی تھی کہ اٰمِنُوْا اَوَّلَ ھٰذَا النَّھَارِ وَاکْفُرُوْا اٰخِرَہٗ لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ۔ کہ دن کے آغاز میں ایمان لے آؤ اور آخر میں انکار کر دو تاکہ دوسرے مسلمان ایمان سے برگشتہ ہو جائیں۔ ظاہر ہے کہ مرتد ہونے کی وجہ اسلام دشمنی کے سوا اور کچھ نہ تھی۔

مرتد کی سزا قتل اسی لئے اگر مرتد توبہ نہ کرے تو اسلام میں بہرحیثیت اس کو قتل کر دینے اور خدا کی سرزمین کو اس کے وجود سے پاک کر دینے کا حکم دیا ہے — قرآن و حدیث، اجماع اور قیاسِ دین کے چاروں اجتہادی ماخذ قتل مرتد پر مہر ثبت کر چکے ہیں۔

میرا مطلب یہ ہے کہ فتنۂ ارتداد کے کچلنے کے لئے صدیق اکبرؓ کا فیصلہ بجائے خود انفرادی فیصلہ تھا۔ جو ان کی امتیازی شان کا آئینہ دار ہے — علاوہ ازیں پیغمبر اسلام کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد ماضی کی دینی قوت کو برقرار رکھنے کے لئے قدرت نے صدیق اکبرؓ کو منتخب کر کے ان کی شان صدیقیت کو اجاگر کر دیا ہے۔ لہٰذا ان سے بڑھ کر اور کون اہل اللہ ہو سکتا ہے۔

ہم ذیل میں آپ کے ملفوظات اور اقوال کو پیش کرتے ہیں۔

صدیق اکبرؓ کے ملفوظات

مسند خلافت پر بیٹھنے کے بعد سب سے پہلا خطبہ بجائے خود ملفوظات کا ایک روشن باب ہے۔ فرمایا:۔

ایھا الناس فانی قد ولیت علیکم ولست بخیرکم فان احسنت فاعینونی وان اسأت فقوّمونی۔

اے لوگو! میں تمہارا امیر بنایا گیا ہوں۔ حالانکہ میں تم سے اچھا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھائی کروں تو میری مدد کرو اور اگر برائی کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

الصدق امانۃ والکذب خیانۃ

صداقت امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔

الضعیف فیکم قوی عندی حتّٰی ارجع علیہ حقہ انشاء اللہ۔

تم میں کا کمزور میرے نزدیک قوی ہے تا آنکہ میں اس کو اس کا حق واپس کرا دوں۔

والقوی فیکم ضعیف حتّٰی اخذ الحق منہ انشاء اللہ۔

اور تم میں جو قوی ہے وہ کمزور ہے تا آنکہ میں اس سے حق وصول کر لوں۔ انشاء اللہ۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اولین خطبے کے ملفوظات سلطنت میں انصاف اور عدالت کی جان ہیں۔ جس ملک میں جور وستم کی قوت کو انصاف کی تلوار سے کچل کر رکھ دیا جائے اور کمزور کو طاقتور سے حق دلایا جائے وہ ملک اور وہ حکومت ہی صحیح معنی میں حکومت ہو سکتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومت اور عدالت کا ایک زبردست معیار یہ ہے کہ

سستا اور تیز انصاف اگر کسی اسٹیٹ میں عوام کو سستا اور تیز انصاف حاصل نہ ہو اور کورٹ فیس اور تاریخوں کا مسلسل اور غیر متناہی رُوح فرسا چکر، وکلاء، منشیوں اور دلالوں، گواہوں، عرضی نویسوں، اونچے کمشنروں اور رشوت ستانیوں کی نئی نئی دریافتوں کا جال بچھا ہوا ہو تو ایسا فریادی انتہا درجے کا بدقسمت انسان ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ عذاب دینا چاہتے ہوں گے۔ اور بس غالب نے خوب کہا ہے ؎

مجھے دکھ کسی کو دینا نہیں خوب ورنہ کہتا
کہ میرے عدو کو یارب ملے میری زندگانی

ٹھیک اگر کسی کو دل کی جلن میں بددعا ہی دینی ہو تو صرف اس قدر کافی ہے کہ خدا تجھے عدالتوں سے واسطہ ڈال دے۔

بات آگے نکل گئی۔ ورنہ مختصر یہ ہے کہ خلافت راشدہ نے مسلمانوں کے لئے انصاف کے بہترین نمونے چھوڑے ہیں۔ سیدنا ابوبکرؓ کا یہ قول سارے انصافوں پر بھاری ہے، کہ قوی سے کمزور کا حق وصول کر کے دینے کا انہوں نے اپنی خلافت کا ماٹو بنا لیا تھا۔

جہاد فی سبیل اللہ اسی خطبے میں پھر فرمایا:۔

لایدع قوم الجہاد فی سبیل اللہ الا اخذ لھم اللہ بالذل۔

جو قوم بھی اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے رُک جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔

اس قول میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قومی بقاء اور جہاد کے لئے تیار رہنے کی وضاحت کر کے ملک اور قوم کی زندگی کا معیار بتا دیا ہے — گویا مسلمانوں کی بالادستی جہاد فی سبیل اللہ میں مضمر ہے نہ کہ محدود جغرافیائی اور محدود نسلی جنگ میں جس کا نتیجہ ناقابلِ بیان ذلت پر منتج ہوا کرتا ہے۔

اصلاح اخلاق و معاشرہ اسی خطبے میں اصلاح اخلاق و معاشرہ کے سلسلے میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں:۔

ولا تشیع الفاحشۃ فی قوم الا عمھم اللہ بالبلاء۔

کسی قوم میں جب بے حیائی پھیلتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں بلاؤں کو بھی پھیلاتا اور عام کر دیتا ہے۔

پھر خلیفہ اور امیر کی اطاعت کا ایک اصول متعین کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ نے ارشاد فرمایا:۔

اطیعونی ما اطعت اللہ ورسولہ فاذا عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعۃ لی علیکم۔

تم میری اس وقت تک اطاعت کرتے رہو جب تک میں اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتا رہوں۔ لیکن جب میں ان کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اس

فضیلتِ فقراء

حضرت مولانا سید حامد میاں مدظلہ، مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ، کریم پارک لاہور
مرتبہ : محمود احمد عارف

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فَاِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ اَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔ تمہیں رزق یا مدد تم میں ضعیفوں کی وجہ سے ہی دی جاتی ہے۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ابغونی فی ضعفائکم یعنی جو تم میں کمزور لوگ ہیں ان میں میری تلاش کرو۔ کیونکہ فانما ترزقون تمہیں رزق عنایت ہوتا ہے یا یہ فرمایا کہ تنصرون تمہیں امداد عنایت ہوتی ہے۔ اللہ کی طرف سے ان لوگوں کی وجہ سے جو تم میں ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالےٰ کو غریب مہاجرین کا وسیلہ پیش کرکے دعا فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے ۔ کہ یا اللہ! جو مہاجر غریب ہیں ان کی وجہ سے تو ہمیں کامیابی عطا فرما۔ یہ غریب مہاجرین کی رفعت و بلندی کی بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دکھاوے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ جو فرماتے وہی حقیقت ہوتی۔

تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سبق دیا ہے کہ تم میں جو ضعیف، کمزور اور غریب ہوں ان کی قدر کرو، عزت کرو۔ دل و جان سے ان کی تعظیم کرو۔ کیونکہ یہ لوگ اللہ کو بہت محبوب ہیں۔ کہیں غریب و نادار سمجھ کر ان کی بے قدری نہ کر بیٹھو، عزت و قدر کا مدار مال پر نہیں بلکہ تقویٰ و پرہیزگاری پر ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لا تغبطن فاجرًا بنعمۃ .... یعنی کسی خدا کے نافرمان کے پاس اگر کوئی نعمت دیکھو تو کبھی دل میں یہ خیال نہ لاؤ کہ مجھے بھی یہ نعمت مل جائے کیونکہ وہ دراصل نعمت نہیں نقمت ہوتی ہے۔ اگرچہ حکومت اور سرداری ہو۔

آگے فرمایا کہ فانک لا تدری ما ھو لاق بعد موتہ۔ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ اُسے مرنے کے بعد کن چیزوں (مصائب) کا سامنا کرنا پڑے گا۔ فرمایا ان لہٗ عند اللہِ قاتلا لا یموت۔ اللہ کے یہاں اس کا ایسا قاتل ہے جو ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے قتل کرتا رہے گا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو فسق و فجور کے باوجود مال و دولت یا سرداری وغیرہ حاصل ہو تو کبھی اس کی طلب نہ کرو۔ یہ سرداری اور مال و دولت اُس سے بہت جلد چھن جائے گی اور پھر وہ ایک سخت عذاب میں مبتلا رہیگا۔

آپ نے فرمایا کہ اذا احب اللہ عبدا حماہ الدنیا اللہ تعالےٰ جب کسی بندے کو محبوب بناتے ہیں تو اُسے دنیا سے بچائے رکھتے ہیں۔ مثال دی کہ جس طرح تم لوگ مریض کو بعض چیزوں سے بچائے رکھتے ہو تاکہ اسے نقصان نہ دیں۔ اسی طرح خدا بھی اپنے محبوب کو دنیا سے بچائے رکھتے ہیں۔ کیونکہ دنیا اس محبوب کے حق میں مضر ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے آپ سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا انظر ما تقول۔ دیکھو کیا کہہ رہے ہو؟ یہ تو بہت بڑی بات ہے۔ کیونکہ محبت کا دعوےٰ کرنا تو آسان ہے، مگر نباہنا مشکل ہے۔ اس سادہ اور سچے عاشق نے پھر پہلے سے بھی زوردار الفاظ میں عرض کیا کہ واللہ انی لاحبک اللہ کی قسم مجھے آپ سے محبت ہے۔

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پھر فرمایا کہ انظر ما تقول۔ دیکھو کیا کہہ رہے ہو۔ انہوں نے تیسری دفعہ بھی زور دے کر محبت کے دعوے کو دہرایا۔ صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا کہ شاید رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو میرے محب ہونے میں شک ہے۔ اس لئے قسم کھائی۔ اس کے بعد آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کنت صادقا فَاَعِدَّ للفقر تجفافا۔ اگر تم سچے ہو تو تم "فقر" کے واسطے تیار ہو۔ اور فرمایا۔ للفقر اسرع الی من یحبنی من السیل الی منتہاہ۔ یعنی مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف فقر اتنی تیزی سے آتا ہے جیسے رَو (سیلاب) اپنی منزل پر جاتا ہے۔

گویا فقر و غربت عام طور پر اللہ و رسول کے محب اور محبوب لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ اللہ کے نیک بندے فقر (ناداری) پر فخر کرتے ہیں اور اسے (فقر کو) محبوب سمجھتے ہیں۔ ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ جس دن ان کو کھانا میسر نہ آتا تو بہت خوش ہوتے۔ یہاں تک کہ بچوں کو سمجھا رکھا تھا کہ اگر گھر میں فاقہ ہو (کھانے کے لئے کچھ نہ ہو) تو کسی کو بتانا نہیں چاہئے اور خوش رہنا چاہئے۔ کیونکہ جب کھانے کو کچھ نہیں ملتا تو اللہ تعالےٰ بہت خوش ہوتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ کوئی صاحب ایک روز

(باقی ۱۲ پر)

ارشاداتِ مجالسِ ذکر

از: حضرت شیخ التفسیر سیدنا و مولانا احمد علی لاہوری ؒ ——— مرتبہ: محمد مقبول عالم بی اے لاہور

نہیں ملتے یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

۷ راپریل ۱۹۵۵ء جمعرات۔

انقطاع عن الغیر اور اتصال باللہ

ذکر کے بعد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرے متصل وہ لوگ کھڑے ہوا کریں جو سمجھدار ہوں۔ اس لئے میں بعض احباب کو قریب بلاتا ہوں۔ درسِ قرآن میں ایسا نہیں کرتا، ورنہ دل چاہتا ہے کہ اس وقت بھی خاص احباب کو سامنے بٹھاؤں۔

ذکر میں رسمی طور پر نہیں آنا چاہئے بلکہ اللہ کی رضا کے لئے آنا چاہئے۔ مقصدِ شریعت ایک ہے کہ انسان دنیا میں آئے تو انقطاع عن الغیر اور اتصال باللہ حاصل ہو جائے۔ اسے اتصال بذات اللہ، اتصال باسم اللہ، یا توجہ الی اللہ بھی کہا جا سکتا ہے اس میں انسان کا امتحان ہے۔ پاس ہوگیا تو پاس ہوگیا، گر گیا تو گر گیا۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۶ : ۱۶۳) زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ موت بھی اسی راستے پر آئے گی۔ میں اس میں کسی اور کو شریک نہیں کرتا۔ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ، میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (۶ : ۱۶۴) ہماری زندگی کا نصب العین بھی یہی ہونا چاہئے۔ تو شریعت کا مقصود بالذات ہے انقطاع عن الغیر اور اتصال باللہ۔ یہ ایک شاہد ہے۔ دوسرا شاہد ہے۔ لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُکُمْ وَ لَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ (۶۳ : ۹) ذات کے بعد مال اور اولاد محبوب ہوتے ہیں۔ ان کی وجہ سے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں یہ نہیں اپنی طرف مائل نہ کرنے پائیں۔ بلکہ اللہ کی یاد کرتے رہیں۔

تیسرا شاہد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تم میں سے بعض کی بیویاں اور اولاد دشمن ہوتے ہیں۔ ان سے بچ کر رہنا (۶۴ : ۱۴) عام انسان اسی بیماری میں مبتلا ہیں۔ بال بچے کی فکر میں اس قدر غرق ہیں کہ خدا کی یاد سے غافل ہیں۔ عداوت یہ ہے کہ ان بال بچوں نے روک رکھا ہے۔ بعض کی فرمایا سب کی نہیں۔ بعض بیویاں نیک بھی ہیں جو رکاوٹ نہیں ڈالتیں۔ کوئی بیوی یا اولاد یہ شرط نہیں لگاتی کہ حرام نہ لانا حلال لانا۔ بیوی کے ساتھ محبت فطری چیز ہے لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا (۷ : ۱۸۹) مرد کام کے لئے ہے، عورت اس کے آرام کے لئے ہے۔ عورت سلیقہ شعار ہو تو اس کے لئے آرام بہم پہنچاتی ہے۔

احسان ایک درجہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ نماز، روزہ سب عبادات ہیں۔ روح یہ ہے کہ انقطاع عن الغیر اتصال باللہ ہو جائے۔ روزہ ترک ہے۔ کھانے کا اہتمام کرنا بھی اس کے منافی ہے۔ اللہ والے تو یہ کہتے ہیں کہ یہ بھی نہ ہو۔ مگر یہ بات عوام کے لئے نہیں، خواص کے لئے حج میں بھی ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر لبیک لبیک کہتے ہیں۔ اس میں بھی انقطاع ہے۔ شریعت کے ہر حکم میں انقطاع عن الغیر اتصال باللہ ہے۔ زکوٰۃ میں بھی یہی ہے۔ غیر کی محبت نکالنا، اللہ کی محبت لگانا۔ شریعت کا حاصل یہی ہے۔ حضرت مولانا عبدالعزیز میرے شیخ کے ملازم صحبت تھے انہوں نے سنایا کہ اللہ والے کھانے کے لئے نہیں جاتے بلکہ روحانیت کا مینہ برسانے کے لئے نکلتے ہیں، جو نہیں آسکتے ان کے پاس خود پہنچتے ہیں۔ معمول یہ ہے کہ جماعت بستی کے پاس سے گذرے تو ذکر جہر کرتے ہوئے گذرے۔ ایک دفعہ جماعت نے ذکر جہر شروع کیا تو فرمایا چھوڑ دو۔ کیوں ذکر کرتے ہو خیال اور نگاہیں تو دوسری طرف ہیں۔ تمہارا حال وہ نہیں ہے۔ اس لئے کیوں ذکر جہر کرتے ہو۔ خاموشی سے گذرو۔ ذکر اس لئے تھا کہ آدمی فانی عن الغیر متوجہ الی اللہ ہو کر گذرے۔ یہ غصے سے فرمایا۔ مقصد تو حاصل نہیں اور رسمی ذکر کی ضرورت نہیں۔ نماز میں شیطان جو خیالات لاتا ہے وہ شیطان کا حصہ ہوتا ہے اور نماز سے کٹ جاتا ہے۔ اسے پورا کرنے کے لئے سنت و نفل پڑھتے ہیں۔

مقصدِ دین یہ ہے کہ انقطاع عن الغیر اتصال باللہ حاصل ہو جائے۔ اسی کو کسی نے یوں بیان کیا ہے ؎

دلا تو رسم تعلق ز مرغ آبی جو
اگرچہ غرق بدریاست خشک پر برخاست

ذکر کی برکت سے یہ نعمت ملتی ہے کہ تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔ تعلیم شریعت کی ہو اور صحبت اللہ والوں کی، پھر یہ حال پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک بزرگ تھے۔ باہر بیٹے کی شادی ہو رہی تھی اور اندر اس کا کفن سی رہے تھے۔ قرآن وہی ہے۔ تعلیم بھی وہی ہے لیکن رنگ صحبت سے چڑھتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رنگ صحبت سے چڑھا تھا۔ گفتن و کردن فرقے وارد۔

صاحبِ حال نہ ہوں، صاحبِ عمل نہ ہوں تو عمل کیسے چلے؟ بولنے والے تو ہوں گے لیکن عمل والے نہیں ہوں گے اگر دنیا میں انقطاع کی حالت نصیب نہ ہوئی تو قبر میں جا کر دنیا کو یاد کر کے روئیں گے۔

بقیہ: اہل اللہ کے ملفوظات

ارشاد نے امیر کی اطاعت اور سرتابی کی تمام راہیں ہمارے لئے اسلامی قانون کے اجرا اور نفاذ کی صورت میں کھول دی ہیں۔ لیکن جہاں خدا اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کا سامان ہی موجود نہ ہو وہاں ہے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمانا کیا کام دے گا۔ (العنبر لائلپور)

دارالعلوم دیوبند اور

اس کے قیام کا پس منظر

ملا واحدی

مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہو چکے تھے ۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی زندگی ہی میں، لیکن ہوش نہیں سنبھالا تھا کہ عالمگیر کا انتقال ہو گیا ۔ شاہ صاحبؒ کے والد ماجد مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ البتہ عالمگیر کے ہم عہد تھے اور فتاوئے عالمگیری کی تیاری میں شریک رہے تھے ۔

عالمگیر کا دورِ حکومت ہندوستان میں مسلمانوں کے کمال عروج کا دور تھا ۔ اس عروج کے آثار شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ۔ اور عروج کا مفصل حال شاہ عبدالرحیم صاحب سے اور دوسرے دیکھنے والوں سے سنا ۔

شاہ ولی اللہ صاحب جس روز شاہ عبدالرحیم صاحب کی مسند ہدایت پر بیٹھے ہیں اسی روز محمد شاہ (رنگیلا) تخت سلطنت پر بیٹھا تھا ۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے عین شباب کے وقت ہندوستان میں مسلمان حکومت کے زوال کی بنیاد پڑی تھی ۔ شاہ ولی اللہ صاحب پہلے شخص تھے جنھوں نے زوال کو محسوس کیا اور اسے روکنے کی سعی فرمائی ۔ ایک طرف ایسی کتابیں لکھیں جن کے نام امام غزالیؒ وغیرہ کی تصانیف کے ساتھ لئے جاتے ہیں، نیز قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کر دیا تاکہ عربی نہ جاننے والے ترجمے سے قرآن مجید سمجھ سکیں، دوسری طرف اولاد، شاگردوں اور مریدوں کے قلوب میں احساس زوال اور جذبہ جد و جہد بھر دیا، چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے بعد ان کے فرزند اکبر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے والد ماجد کی تحریک جاری رکھی، قلم اور زبان اور دل و دماغ اس تحریک کے واسطے وقف کر دیئے ۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے اور دو بیٹے مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور مولانا شاہ عبدالقادر صاحبؒ بھی بڑے بھائی سے کم نہیں تھے ۔ شاہ رفیع الدین صاحبؒ نے قرآن مجید کا اردو میں لفظ بہ لفظ ترجمہ کیا اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے با محاورہ ترجمہ ۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے چوتھے بیٹے شاہ عبدالغنی صاحبؒ کا کوئی نمایاں کارنامہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا، مگر ان کی یہی بات کیا تھوڑی ہے کہ انہیں اللہ تعالٰے نے مولانا شاہ اسماعیل صاحب (شہید) جیسا بیٹا عنایت کیا تھا ۔

بہر حال شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے سجادہ نشین شاہ عبدالعزیز تھے جو اعلیٰ پائے کے مصنف بھی تھے، بے نظیر مقرر اور واعظ بھی اور خدا رسیدہ صوفی بھی ۔ دہلی (محلہ کلاں محل) میں مدرسہ شاہ عبدالعزیز کا بورڈ آج تک آویزاں ہے اور مہدیوں کا قبرستان تا ایں دم محفوظ ہے ۔ مسجد سمیت جہاں شاہ عبدالرحیم، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز اور سارے خاندان کے مزارات ہیں ۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے احمد شاہ ابدالی کو باہر سے بلا کر مرہٹوں کا فتنہ دبوایا تھا ۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کو سید احمد صاحب بریلویؒ جیسے خدا کار حضرات مل گئے تھے ۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے ہندوستان ہی میں مجاہد جمع کرکے خاصا قرون اولیٰ کا سا نقشہ پیش کر دیا، مجاہدوں کا سردار سید احمد بریلویؒ کو بنایا گیا اور اپنے بھتیجے مولانا شاہ اسماعیلؒ اور اپنے بھانجے اور داماد مولانا شاہ عبدالحئی صاحبؒ اور تمام کنبے دار اور مرید سید احمد صاحب بریلویؒ کی ماتحتی میں دے دیئے گئے ۔ بلکہ شاہ اسماعیل صاحبؒ اور شاہ عبدالحئی صاحبؒ کو سید احمد صاحب بریلویؒ کا مرید کرا دیا ۔ سید احمد صاحب بریلویؒ ذی علم تھے مگر شاہ اسماعیل صاحبؒ اور شاہ عبدالحئی صاحبؒ کا تبحر علمی ان سے بڑھ چڑھ کر تھا ۔

سید احمد صاحب بریلویؒ اول نواب امیر خاں (جنہیں لوگ غلط فہمی سے پنڈارہ کہنے لگے ہیں) کے لشکر میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے تھے، اور سپاہی سے ترقی کرتے کرتے امیر خاں کے مشیر کے درجے تک پہنچے تھے ۔ جب امیر خاں نے سید احمد صاحب بریلویؒ کے مشورے کے خلاف انگریزوں سے صلح کر لی تو سید صاحبؒ مستعفی ہو کر چلے آئے ۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے انہیں اور جملہ مجاہدوں کو جہاد کی مشق سفر حج سے کرائی ۔ اُن دنوں سفرِ حج ایسا خطرناک اور ہندو تشن خیال کیا جا رہا تھا (اور واقعۃً تھا بھی) کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے فریضۂ حج کی ادائیگی ترک کر رکھی تھی ۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے سوچا کہ ہندوستان کے مسلمان کل کہیں ڈر کر نماز پڑھنی نہ چھوڑ دیں ڈر توڑنا چاہیئے ۔

سید احمد صاحب بریلویؒ اور ان کے بے شمار ساتھی سفرِ حج میں تھے کہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ دنیا سے سدھار گئے، اور مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ نے شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے مشن کی باگ ڈور سنبھالی ۔ سید احمد صاحب بریلویؒ سکھوں سے جہاد کرنے نکلے ہیں تو جہاد کے اخراجات کا بندوبست شاہ محمد اسحاق صاحبؒ ہی کیا کرتے تھے ۔ جہاد کا مرکز دلی میں تھا، سید احمد صاحب بریلویؒ اور شاہ اسماعیل صاحبؒ نے جام شہادت پیا اور جہاد رک گیا ۔ تو شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ نے مکہ معظمہ جا کر خلافت ترکی سے مدد چاہی، شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ کے پیچھے دلی کا مرکز شاہ عبدالغنی صاحبؒ اور شاہ احمد سعید صاحبؒ کے ہاتھ میں رہا، ان دونوں بزرگوں نے ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں بھرپور حصہ لیا، شکست کھا کر یہ دونوں بھی مکہ معظمہ ہجرت کر گئے ۔ ہندوستان میں جا جمی ہوئی تو ولی اللٰہی تحریک کے مہاجر حامی حرم محترم میں سر جوڑ کر بیٹھے، اور حاجی امداد اللہ صاحبؒ نے تجویز پیش کی کہ دلی کے قریب کسی جگہ شاہ عبدالعزیز صاحب کے مدرسے کے نمونے کا مدرسہ کھولو اور مجاہد علماء تیار کرو ۔ چنانچہ حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے مسترشد مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے ۱۸۶۶ء میں مدرسہ دیو بند کی بنیاد ڈالی، مدرسہ دیو بند مدرسہ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کا نقش ثانی ہے اور شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے مشن کی یادگار ۔

اُجاڑ ہو گئے عہد کہن کے مے خانے
گزشتہ بادہ فروشوں کی یادگار ہوں میں

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ اور سر سید احمد خاں صاحب دہلوی ایک استاد، مولوی مملوک علی صاحب کے شاگرد تھے ۔

اور ہم سبق، دونوں نے مسلمانانِ ہند کو دوبارہ ابھارنے کا بیڑا اٹھایا۔ مولانا قاسم اور سر سید کے طریقِ کار الگ الگ تھے۔ لیکن نیت دونوں کی نیک تھی چنانچہ علی گڑھ کالج نے قوم کو مولانا محمد علی جوہر کی قسم کے سیاسی رہنما دیئے اور مدرسہ دیو بند نے مولانا محمود الحسن (شیخ الہند) کی قسم کے دینی پیشوا۔

انڈین کانگریس کو مکمل آزادی کا تصور مولانا حسرت موہانی نے کرایا تھا، جو علی گڑھ کالج کے گریجویٹ تھے اور مدرسہ دیو بند کی تو رگ رگ میں حریت بسی ہوئی تھی، ہندوستان سے انگریزوں کو دفع کرنے کی دیو بندی خواہش ہندو کانگریسیوں کی خواہش پر فائق تھی، کیونکہ انگریزوں کا ہندوستان چھوڑنا فقط ہندوستان چھوڑنا نہیں تھا تمام اسلامی ملکوں میں جو انگریزوں کے پنجے گڑے ہوئے تھے ہندوستان چھوڑنے سے وہ پنجے ڈھیلے پڑنے والے تھے۔

علی گڑھ کالج والوں اور مدرسہ دیو بند والوں کے دل ایک ساتھ دھڑکتے تھے۔ ترکی پر آفت آئی تو اُدھر نواب وقار الملک بہادر نے فیصلہ کر لیا کہ اگر انگریز حکومت نے مسلم یونیورسٹی بنانے کی اجازت نہ دی تو جو روپیہ مسلم یونیورسٹی کے واسطے جمع کیا گیا ہے سارا ترکی روانہ کر دوں گا۔ ادھر مولانا محمود الحسن صاحب نے ترکی سے اتنی دلچسپی دکھائی کہ انگریزوں نے انہیں حجاز میں گرفتار کرایا اور وہاں سے مالٹا بھجوایا۔

مولانا محمود الحسن صاحبؒ علی گڑھ کالج والوں اور مدرسہ دیو بند والوں کو قریب لانے کے بے حد متمنی تھے، چنانچہ ایک دفعہ (غالباً ۱۹۱۰ء میں) انہوں نے صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب سے (جو اس وقت علی گڑھ کالج کے سیکرٹری تھے) طے کیا تھا کہ علی گڑھ کالج کے فارغ التحصیل مدرسہ دیو بند میں پڑھیں، اور مدرسہ دیو بند کے فارغ التحصیل علی گڑھ کالج میں پڑھیں تو انہیں فلاں فلاں سہولتیں دی جائیں گی۔ افسوس اس سمجھوتے پر زیادہ عرصے عمل نہ ہو سکا۔ خیال بڑا اچھا تھا پڑھنا پڑھنے والوں کے اختیار میں ہوتا ہے، مدرسہ دیو بند اور علی گڑھ کالج اس سمجھوتے پر قطعی عمل کرتے اگر پڑھنے والے پڑھنا چاہتے۔ نوجوانوں کو شاید خبر نہیں ہے کہ مغربی علوم اور اسلامی علوم کا سنگم

مجاہدینِ حریت کو آپ فراموش نہ کیجیے — !

حضرت مولانا اسعد مدنی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند و ممبر پارلیمنٹ ہند کی اپیل

آزادی کی جد وجہد جو ۱۹۴۷ء تک جاری رہی۔ اس کا سلسلہ گزشتہ صدی یعنی انیسویں صدی عیسوی کے آخر اور چودھویں صدی ہجری کے آغاز سے شروع ہو گیا تھا۔ مختلف پارٹیاں میدان میں آئیں۔ ایک پارٹی وہ بھی تھی جس کا مرکز امریکہ میں تھا۔ جس نے سنگاپور وغیرہ میں انقلابی کارروائیاں کیں۔ ایک پارٹی وہ تھی جس کے قائد شیخ الہند مولانا محمود حسن اسیر مالٹا قدس اللہ سرہ العزیز تھے جن کی تحریک کو ریشمی رومال کی تحریک کہا جاتا ہے۔ تقریباً ۱۹۱۰ء سے انڈین نیشنل کانگریس میدان میں آئی۔ کامیابی کا سہرا اسی کے سر پر بندھا۔ مسلمان ان تمام پارٹیوں میں کام کرتے رہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنے مناسب اور اپنی حیثیت سے زیادہ قربانیاں پیش کرتے رہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ آج ان کی قربانیوں کو بھلایا جا رہا ہے اسباب اور وجوہات مختلف ہیں مگر یہ عمل بھارت اور پاکستان میں یکساں ہے۔ کہ جنگِ آزادی کے حقیقی مجاہدین کو فراموش کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہو گا؟ یہ مجاہدین تو دنیا سے رخصت ہو گئے ان کے جاننے والے رخصت ہو رہے ہیں۔ مگر آنے والی نسلیں جب دیکھیں گی کہ جنگ آزادی کی تاریخ میں کسی مسلمان کا نام نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف دو چار کا۔ تو اس کا اثر خود ان پر کیا ہو گا۔ کیا وہ خود احساس کمتری میں مبتلا نہ ہوں گے۔ کیا ان کے حوصلے پست نہ ہوں گے اور ان کے ہمسایہ اور پڑوسی بوڑھے اور نوجوان ان کو کس نظر سے دیکھیں گے۔ اس کا تصور بھی تکلیف دہ اور مایوس کن ہے۔

جمعیۃ العلماء جو انہیں بزرگوں کی یادگار ہے اس نے جس طرح مسلمانوں کو جنگ آزادی میں شرکت کی دعوت دی تاکہ وہ وہ فرض ادا کریں جو اس وقت ان پر عائد ہو رہا تھا۔ اور جب وطن عزیز آزاد ہو تو وہ اس آزادی میں دوسروں کے طفیل اور ممنونِ احسان نہ ہوں۔ ان کے حوصلے بلند اور گردن اونچی رہے۔ اسی طرح اس کی کوشش یہ ہے کہ جن محبانِ وطن مسلمانوں نے تحریک کانگریس کے سلسلہ میں یا اس سے پہلے ریشمی رومال کی تحریک یا کسی اور انقلابی تحریک میں (جو ۱۸۵۷ء کے بعد چلائی گئی) حصہ لیا ان کے نام آئندہ بھی روشن رہیں۔ تاکہ آنے والی نسلیں ان کے کارناموں سے سبق لے سکیں۔ اور جو ان کا نام مٹانا چاہتے ہیں ان کی کوششیں ناکام ہوں اور صفحات تاریخ اس شرمناک خباثت سے پاک رہیں۔

لیکن جمعیۃ العلماء ہند کی یہ کوشش اس وقت کامیاب ہو سکتی ہے کہ اہل ذوق ہمدردانِ ملت تعاون فرمائیں جس کی صورت یہ ہے کہ ا۔

آپ کے علاقہ میں جن حضرات سے مذکورہ بالا تحریکات میں حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مختصر حالات اور ان کی خدمات کی تفصیل تحریر فرمائیں۔ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ کیا قابلیت ہے۔ کیا کرتے ہیں۔

جو حضرات وفات پا چکے ہیں۔ ان کے مختصر حالات ان کی خدمات اور تاریخ وفات اور سنہ وفات تحریر فرمائیں۔ اگر ان کے حالات کسی کتاب میں شائع ہو چکے ہیں تو اس کتاب کا نام اور ملنے کا پتہ تحریر فرمائیں۔

اطمینان اور مسرت کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب مصنف شاندار ماضی و علماء حق نے اس خدمت کی ذمہ داری منظور کر لی ہے۔ لہذا یہ تمام مراسلات اس پتہ پر کریں۔

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب معرفت صدر دفتر جمعیۃ علماء ہند۔ مسجد عبد النبی
بہادر شاہ ظفر مارگ۔ نئی دلی ۱

یا براہِ راست اس پتہ پر لکھیں:-
حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب۔ کتابستان۔ گلی قاسم جان دلی ۶

جملہ بہی خواہانِ ملت سے توقع ہے کہ وہ اس اہم خدمات کی طرف توجہ فرمائیں گے اور جس قدر معلومات بہم پہنچ سکیں اس کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔

نوٹ:- سردست یہ حالات اردو میں شائع ہوں گے پھر انشاء اللہ انگریزی اور ہندی میں اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔

واللہ الموفق و ہو المعین۔

علامہ اقبال جیسا مسلمان پیدا کر سکتا ہے

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد (البلاغ۔ کراچی)

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

منعقدہ ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

(۶)

چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معاہدہ کیا تھا۔ سورتِ بَرَآءَۃ کا واقعہ مختصر طور پر میں ابھی عرض کر دوں۔ سورتِ بَرَآءَۃ تفصیلی سورت ہے اس میں احکامِ جنگ ہیں، احکامِ صلح ہیں اور مسلمانوں کا جو نظام ہے دفاعی، اس پر مفصل تبصرہ کیا قرآنِ حکیم نے۔ اور بڑی سمجھنے والی سورت ہے۔ سمجھنے ہی کے لئے تو اکٹھے ہوتے ہیں۔

سورتِ بَرَآءَۃ میرے بزرگو! جس وقت نازل ہوئی۔ اس وقت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو کافر تھے، ان کی چند صورتیں تھیں۔ ایک وہ لوگ تھے جن کے ساتھ معاہدہ ہو چکا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا، اور وہ معاہدے کے پابند تھے۔ صلحِ حدیبیہ کا ذکر سورتِ فتح میں آجائیگا۔ انشاء اللہ۔ جو حضورؐ چھٹے سال ہجرت کے تشریف لائے عمرہ کرنے کے لئے، اور حدیبیہ کے مقام پر مکّے والوں نے حضورؐ کو روک دیا۔ کہ ہم آپ کو عمرہ نہیں کرنے دیں گے۔ بیت اللہ میں داخل ہونے نہیں دیں گے۔ اور اُن شرطوں پر جو شرطیں بعض مسلمانوں نے خوشی سے پسند نہ کی تھیں لیکن حُسنِ ادب کی وجہ سے اور اطاعتِ نبوی کی وجہ سے خاموش رہ گئے تھے، اُن شرطوں کے ساتھ صلح ہوئی جسے کہتے ہیں صلحِ حدیبیہ۔ ادھر تو صلحِ حدیبیہ ہو رہی تھی اور ادھر قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ۝ اے میرے حبیبؐ! میں نے آپؐ کو ایسی فتح دی جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ فتحِ مبین آپؐ کو دے دی گئی۔ اعلان ہو رہا تھا فتحِ مبین کا۔ اس وقت حضورؐ نے چند پیکٹ (PACTS) کئے تھے، معاہدے کئے تھے اور ان معاہدوں کی میں آپ کے سامنے اجمالی شکل پیش کر رہا ہوں کہ ایک معاہدہ یہ بھی تھا بعض لوگوں کے ساتھ، بعض کافروں کے ساتھ کہ اگر تم ہمارے ساتھ نہ لڑوگے تو ہم تمہارے ساتھ نہیں لڑیں گے۔ اور وہ اس معاہدے پر قائم رہے — اور کچھ وہ تھے کہ جنہوں نے معاہدے کو وقت سے پہلے توڑ دیا۔ اور کچھ وہ تھے کہ جن کے ساتھ معاہدہ نہیں ہوا تھا کسی قسم کا۔ تو اس سورتِ بَرَآءَۃ میں ان سب معاہدوں کے متعلق سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ اور یہ فرمایا کہ جن کے ساتھ آپ نے معاہدے کئے ہیں اُن معاہدوں کو آپؐ نبھائیں بشرطیکہ وہ معاہدہ نہ توڑیں، اگر وہ معاہدہ توڑ دیں تو پھر معاہدے کو نبھانے کی ضرورت نہیں۔ وَ اِنْ نَّکَثُوْٓا اَیْمَانَھُمْ مِّنْ بَعْدِ عَھْدِھِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّۃَ الْکُفْرِ لا اِنَّھُمْ لَآ اَیْمَانَ لَھُمْ — (آگے آ جائے گا) جب وہ عہد کا پاس نہیں کرتے تو تم کیوں عہد کا پاس کرتے ہو؟ مسلمان تو غلبے والا ہے۔ مسلمان مغلوب تو ہو کے رہنے والا نہیں ہے۔ اس لئے قرآن مجید کا حکم ہے۔ فَلَا تَھِنُوْا وَ تَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ق صلے وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ق صلے وَاللّٰہُ مَعَکُمْ۔ سورۃ محمد میں آتا ہے جس کا نام سورتِ القتال بھی ہے، جہاد والی سورت۔ اور محمد اسمِ گرامی ہے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، کیونکہ پہلے ہی آتا ہے وَ اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اُس ساری حقیقت پر، اُس ساری تعلیم پہ جو نازل ہوئی نبیٔ کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر — تو سورتِ محمد کا نام سورتِ محمد بھی ہے اور القتال بھی ہے — تو سورتِ القتال میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو عظمت کا مسئلہ سمجھایا۔ فَلَا تَھِنُوْا — اے مسلمانو! تم سست اور بزدل مت ہو۔ وَ تَدْعُوْٓا اِلَی السَّلْمِ ق صلے اور تم مت بلاؤ ان کو صلح کی طرف، تم کون ہو صلح کی دعوت دینے والے؟ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۝ ق صلے تم ان سے بلند ہو۔ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہے، اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے دوسری جگہ فرمایا فَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ تم بزدل مت ہو، تم غم مت کھاؤ — تم اَعْلَوْنَ ہو، تم بہت بلند ہو، تمہیں فتح ملے گی، لیکن تھوڑی سی بات میری مان لو۔ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان پاس رہا تو تمہیں یقیناً فتح ملے گی اگر پاس کچھ بھی نہ ہو اور صرف ایمان کی قوت ہو تو اللہ تعالیٰ ایمان کی قوت سے بھی فتح دیتے ہیں۔ اور سب کچھ پاس ہو، اور قوتِ ایمانی میرے بزرگو پاس نہ ہو، اللہ پر اعتماد نہ ہو، اللہ کے نبیؐ پر اعتماد نہ ہو (نعوذ باللہ) اسلام کی تعلیمات پر اعتماد نہ ہو تو پھر فتح نہیں مل سکتی۔ فتح اُسی صورت میں ملتی ہے مسلمان کو۔ مسلمان کا سب سے بڑا اعتماد کس کی ذات پر ہے؟ اللہ کی ذات پر اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات کے یقین پر اعتماد یہ ہے مسلمان کا سب سے بڑا اسلحہ۔

سو عرض میں یہ کر رہا تھا کہ مسلمانوں کو اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے متنبّہ فرمایا کہ اے مسلمانو! تم یہ اعلان کر دو کافروں کو کہ اللہ اور اللہ کا رسول تم سے بیزار ہو چکے۔ تمہارے لئے اب کوئی راستہ نہیں ہے۔ یہ سورت سراپا جلال ہی جلال ہے۔ اس میں جمال نہیں ہے۔ اور جلال ہی کام نکالتا ہے۔ جس وقت کہ انسان میں جمالیت کی قوتیں پوری طرح انسان کی رہنمائی نہ کر سکیں۔

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قصہ لکھا ہے۔ ان نیکوں کے قصے بھی بڑے مزیدار ہوتے ہیں —

ایک سانپ تھا، وہ کسی اللہ کے ولی کا مرید ہو گیا اور تعلیم دی آپ نے، جیسے کہ ہمارے حضرت ؒ

فرمایا کرتے تھے۔ جو ہمارے قادری طریقے پر آپ بیعت فرماتے تھے۔ تو پہلا سبق جو دیتے تھے تو اس میں یہ تین باتیں ارشاد فرماتے تھے (۱) اللہ کے نام کا ذکر، لطیفہ قلبی ایک ہزار دفعہ کیا کریں۔ (۲) نماز پنجگانہ با جماعت (۳) اور تیسری بات یہ فرمایا کرتے تھے (رحمۃ اللہ علیہ) کہ کسی کو دُکھ نہ دیا کرو ۔۔۔ تو وہ سانپ نیا نیا مرید ہؤا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ کسی کو دُکھ نہ دینا، تم تو بڑے موذی ہو۔ دُکھ نہ دینا کسی کو۔ اُس نے کہا جی بہت اچھا۔ عہد جو کیا اپنے شیخ کے ساتھ۔ پیر کے ساتھ جو عہد کیا جائے اس کو نبھانا چاہئیے بشرطیکہ وہ شریعت کے مطابق ہو، کیونکہ عہد میں سب کچھ مل جاتا ہے۔ تجلیات اللہ تعالےٰ عطا فرماتے ہیں شیخ کی برکت سے ۔۔۔ تو اس سانپ نے عہد کیا۔ آیا نیا نیا مرید ہو کر، جیسا کہ ہم کبھی نئے نئے مرید ہوتے ہیں، پانچ چھ دن نمازیں پڑھتے ہیں، تسبیح ہاتھ میں ہوتی ہے، پھر کہیں پکچر دیکھ لیتے ہیں تو کام سارا خراب ہو جاتا ہے (اللہ گندے ماحول سے بچائے) یاد رکھو میرے بزرگو! یہ بُری صحبت بہت خراب ہے۔ ع

یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ بُرا یار، بُرا ساتھی سانپ سے بھی بُرا ہے۔ کیونکہ سانپ تیرے بدن کو ڈسے گا، یہ تیرے ایمان کو ڈس جائے گا، اللہ مجھے اور آپ کو بُرے یاروں سے بچائے۔ اور نیکوں کی صحبت نصیب فرمائے۔ اکثر نوجوان بچے ملتے رہتے ہیں تو وہ شکایت کرتے ہیں کہ دیکھو جی! نماز کو جی نہیں چاہتا۔ حالانکہ بڑی پابندی کی جاتی ہے۔ تو وہ سوچتے نہیں کہ بھائی! کیا پابندی کرتے ہیں؟ دن میں کسی کے ساتھ دو گپیں لگا دیں، جھوٹی موٹی باتیں لگا دیں، قصہ سارا خراب ہو گیا ۔۔۔ یہ مارِ بد ہیں ۔۔۔ اللہ ان کو بھی مارِ بد نہ بنائے اور ہمیں بھی مارِ بد سے اللہ تعالےٰ بچائے۔ تو ۔۔۔ یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

تو وہ مارِ بد جو تھا وہ جب بیعت ہؤا تو حضرت نے فرمایا کہ دیکھنا کسی کو دُکھ نہ دینا۔ اُس نے کہا۔ "جی بہت اچھا"۔ آکر لیٹ گیا نیا نیا مرید ہؤا تھا۔ دیکھا بچوں نے کہ بھائی بہت بڑا سانپ راستے میں لیٹا ہؤا ہے اور کسی کو دُکھ نہیں دیتا۔ (یہ بچے بھی پورے "حضرت" ہوتے ہیں) تو بچوں نے چھیڑنا شروع کیا۔ ایک بچہ آتا، لات مارتا، دوسرا آتا سوٹی مارتا، کسی نے پتھر مارے۔ اب سانپ ہے بڑا پکا مرید۔ کہتا ہے شیخ نے منع کیا ہے، میں کسی کو دُکھ نہیں دوں گا۔ چنانچہ حاضری ہوئی جب حضرت کی خدمت میں، پوچھا شیخ صاحب نے کہ بھائی سنا کیا بات بنی؟ اس نے کہا کہ جی بات تو وہی ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کی بات کو تو قبول کیا، میں آپ سے بیعت ہو گیا، اسباق کی بڑی پابندی کرتا ہوں ۔۔۔ کرتے ہیں۔ یہ میں مذاق نہیں کر رہا۔ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَھُوْنَ تَسْبِیْحَھُمْ۔ دنیا کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے لیکن تم اس کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے ۔۔۔ قرآن میں ہے ۔۔۔ ہر چیز ۔۔۔ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ ۔ حصر کا کلمہ ہے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: فضیلت فقراء

اسی بزرگؒ کے گھر گئے دیکھا تو بچے بہت خوش ہیں۔ ہنستے ہیں، کھیلتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سے بہت خوش ہیں کیونکہ آج ہمارے گھر میں فاقہ ہے۔

غرضکہ احادیث میں فقراء و غرباء کی بہت فضیلت آئی ہے اور ان کی قدر اور احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

مگر ہاں! یہ فضیلت اور بلندی ہر فقیر کو میسر نہیں بلکہ ان فقراء کو نصیب ہے جو اپنے فقر پر صبر کرتے ہیں اور ہر حال میں اپنے خالق کا شکر ادا کرتے ہیں۔ وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

ایسٹرن بیٹری فورس پمپنگ سیٹ
ایسٹرن الیکٹرک موٹرز
سلطان رائس ہسکنگ مشین
سُلطان مارکہ مصنوعات
آپ کے مستقبل کی ضامن ہیں جو ۱۹۲۰ء سے تجربہ کار ورکروں کی محنت سے بہترین اشیاء کی تیاری میں ملک اور قوم کی ضرورت اور سائنس کو پورا کرنے کیلئے شب و روز مصروف ہیں۔
ایسٹرن الیکٹرک موٹرز ایسٹرن پمپنگ سیٹس
سلطان کاسٹ آئرن سینیٹری پائپ اینڈ فٹنگ
سلطان رائس ہسکنگ مشین
کی صنعت میں خاص شہرت حاصل ہے
C. I. Rainwater Pipe with ears
C. I. Soil Pipe without ears
Shoes
Heads Heavy and Standard
Heavy Roadway Cover and Frame
Heavy Circular Ventilating Roadway Cover
Sluice Valve
Flushing Cistern
سلطان کاسٹ آئرن پائپ اینڈ فٹنگ
ٹیلیگرام: "SULTAN PIPE"
63059-66766
تیار کردہ سلطان فونڈری رجسٹرڈ بادامی باغ لاہور

بقیہ: مجلس ذکر

ذکر خبر آتا ہے کہ قوم لوطؑ کی تباہی کے لئے اللہ نے دو فرشتے بھیجے اور حکم دیا کہ پہلے سلام پیش کرو ابراہیمؑ کو۔ تو جیسے ہی وہ وہاں پہنچے انسانی شکل میں، انہوں نے بچھڑا بھُونا آگے رکھ دیا۔ جَآءَ بِعِجۡلٍ حَنِيۡذٍ (پ ۱۲۔ س ہود آیت ۶۹) انہوں نے ہاتھ نہ بڑھایا تو ان کو وحشت سی ہوئی۔ جب پتہ چلا کہ یہ تو فرشتے ہیں تو پھر آپ سمجھ گئے کہ یہ تو بھوک سے بے نیاز ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی

اُنہی کا واقعہ مولانا رومؒ لکھتے ہیں ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ بغیر مہمان کے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ڈھونڈتے تھکے ہارے بچارے پریشان روٹی کھائیں تو کیسے؟ مہمان نہیں مل رہا۔ عادت کے مطابق۔ دُور سے کوئی گرتا پڑتا بوڑھا نظر آ گیا۔ وُہ بُرے حال میں تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اُس کے ہاتھ دُھلائے اور اُسے کھانے کے لئے ساتھ بٹھایا انہوں نے لقمہ توڑا بسم اللہ کہہ کے اور اس اللہ کے بندے نے بغیر بسم اللہ کے ہی کھانا شروع کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے کہا کہ اللہ کے بندے! جس نے تجھے جان دی اور یہ رزق دے رہا ہے، اُس کا نام تو لے۔ اس نے کہا۔ مَیں مانتا ہی نہیں، نام کیوں اُس کا لوں۔ مولانا رومؒ لکھتے ہیں حضرت ابراہیمؑ نے اس کو بغیر کھانا کھلائے گھر سے نکال دیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفتِ رزّاقیت

اسی وقت مولانا رومؒ کہتے ہیں فرشتہ آیا۔ اور اس نے آ کر کے کہا۔ اے ابراہیمؑ! ستّر سال تک باوجود نہ ماننے کے، نافرمانی پر کپڑا بھی دیتے رہے، رزق بھی دیتے رہے، پانی بھی دیتے رہے، تم کتنے بے چین ہو رہے تھے، مہمان کے لئے اور ہمارے مہمان کو تم ایک وقت کا کھانا بھی نہ دے سکے؟

غربا و مساکین کی اعانت کی ترغیب

حدیث شریف میں آتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن ایک شخص سے مطالبہ کریں گے کہ مَیں ننگا تیرے پاس آیا تو نے کپڑا نہ دیا، بھُوکا تھا تو نے کھانا نہ دیا، مجھے پیاس لگی تھی تو نے پانی نہ دیا۔ وہ کہے گا یا اللہ! تو بھوک سے بے نیاز، کھانے سے بے نیاز، تو سب کچھ دینے والا، تجھے لینے کی کیا ضرورت۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تیرے دروازے پر ایک ننگا آیا، ایک بھوکا آیا، ایک پیاسا آیا تو نے اس کی قدر نہ کی۔ اس لئے ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ صدقہ، خیرات جو دیتے ہیں، پہلے اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر پڑتا ہے بعد میں یتیم، مسکین کے ہاتھ پر پڑتا ہے سو تَخَلَّقُوۡا بِاَخۡلَاقِ اللّٰہِ ط جس طرح اللہ تعالےٰ معاف فرما رہے ہیں، درگذر فرما رہے ہیں، پھر بھی دیئے جا رہے ہیں تو وہ قیامت تک کے لئے ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ غریبوں اور مسکینوں کی ہر طرح مدد کریں تاکہ حق تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

اولاد کو نماز کا پابند بنایئے

اس لئے عرض کر رہا تھا کہ اپنی اولاد کی سر درد کی فکر سے پہلے اُس کے جہنم میں جانے سے بچاؤ کی فکر کیجئے۔ اگر وہ سات سال کے ہو گئے آپ نے نماز نہ سکھائی اور بے نماز چھوڑ دیا۔ خود چاہے پڑھتے بھی رہے تو قیامت کے دن اُس عذاب سے بچ نہ سکیں گے۔ سو مجھ پر، آپ پر فرض ہے کہ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اصل شکر یہی ہے کہ اولاد ہے تو اس کی تعلیم صحیح ہو۔

ذخیرہ اندوزی بہت بڑا گھناؤنا جرم ہے

رزق حلال کما کر کھانا ساری عبادات کا جوہر ہے، عطر ہے، وہ ساری تعلیمات کا سنگِ بنیاد ہے۔ اس کے بغیر آپ کی ساری عبادات نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نفلی عبادات، ذکر اذکار وغیرہ یہ سب پھٹکار دی جائیں گی۔ پچھلے کئی سالوں میں ایسے دیکھا کہ بعضوں کے ہاں اناج کے ذخیرے پڑے ہیں اور بعض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر رہے ہیں۔ پچھلی جنگ میں بنگال میں ہزاروں مسلمان، ہزاروں غریب اور مفلوک ہندو ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے اور تاجروں نے اس کی رقم بڑھا کر کے سارا اناج چھپا لیا۔ جن سے منہ مانگے دام ملے دے دیا اور اناج بھرا رہ گیا اور ہزاروں انسان ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گئے۔ اس لئے قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ اس طرح کی ذخیرہ اندوزی کو بہت بُرا منایا ہے اور بہت بڑا جُرم قرار دیا ہے۔ میرے آپ کے لئے احکام نبوی صرف نماز روزے تک محدود نہیں بلکہ اسلام ہر مسئلے پر انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ رزق کا مسئلہ بھی ہے۔

حضرت اویس قرنی کا ارشاد اعتماد علی اللہ کے بارے میں

حضرت اویس قرنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ہم عصر ہیں اور حضورؐ نے ان کی خدمت میں صحابہ کو دعا کے لئے بھیجا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر انسان رزق کی تلاش میں لگا رہے اور خدا کو بالکل بھول جائے تو اُس کی عبادت اُس وقت تک مقبول نہیں جب تک کہ اس کا ذہن صاف اور خالص اللہ کی طرف رجوع نہ کر لے کہ آج تک اگر اللہ نے دیا ہے تو کل تک اُٹھا نہ رکھے۔ غریب مسکین کے حوالے کرے اور کل کے لئے خدا پر بھروسہ اور اعتماد کرے اور اگر اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے تو پھر اُس کی عبادت خدا کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں رات دن مسلمان لگا ہوا ہے، راتوں رات کروڑ پتی لکھ پتی بننے کی دھن سمائی ہوئی ہے۔ نماز، روزہ بلکہ بول و براز تک کی بھی پرواہ نہیں۔ تھک ٹوٹ کے ہار کے سو گئے تو سو گئے، اُٹھتے ہی پھر اُسی دھندے میں لگ گئے۔ اس لئے جو اس مرض کا مریض ہو گا اس کی عبادت کبھی نہ قبول ہو گی کیونکہ اُس نے اللہ پر اعتماد نہ کیا۔ اگر اللہ نے آج اُسے روزی دی ہے تو کل بھی وہ دے گا ؎

رزق را روزی رساں پر می دہد

رزاقِ کریم نے روزی دینی ہی دینی ہے انسان کا فرض ہے کہ وہ خالق کی عبادت سے جی نہ چرائے۔ دیکھیے باز زمین پر نہیں بیٹھتا، اوپر جا کے بیٹھتا ہے ؎

گذر اوقات کر لیتا ہے یہ کوہ و بیاباں پر!
کہ شاہیں کے لئے ذلت ہے کارِ آشیاں بندی!

حضرت ابوذر غفاریؓ کا توکل۔

حضرت ابوذر غفاریؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ اُن کے متعلق آتا ہے کہ آج کھا لیا تو صبح کے لئے اللہ پر بھروسہ اور اعتماد کرتے۔ قرآن میں یہودیوں کی سب سے بڑی گمراہی یہ ہی بتائی کہ اُن سے کہا گیا کہ من و سلویٰ کے پیچھے نہ پڑو، اللہ پر بھروسہ اور اعتماد کرو، جس نے آج دیا، کل بھی دے گا۔ اگر سنبھال کر رکھا تو بہت بُرا حال ہوگا۔ لیکن خدا پر بھروسہ نہیں کیا اس لئے اللہ نے اُن پر ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ (پ۱ سورہ البقرہ آیت ۶۱) کی چھاپ لگا دی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سونے چاندی سے نفرت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بالکل آخری زمانے کے اندر کچھ تھوڑا سا سونا بچ گیا۔ آپؐ ساری رات بے چین رہے اور صبح کو حضرت عائشہؓ سے فرماتے ہیں کہ جلد سے جلد یہ کسی مسکین تک پہنچا دو۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے حال میں جانا پسند نہ تھا کہ گھر میں تھوڑا سا بھی سونا یا چاندی موجود ہو۔ آپؐ کو فقر پسند تھا اور اس پر فخر کرتے۔

حضور اکرمؐ نے کل کیلئے رزق کی فکر نہ فرمائی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چار پرندے اللہ نے بھجوائے۔ تین کھا لئے گھر والوں نے، ایک محفوظ کر لیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب آپ کے خادم نے چوتھا پرندہ دوسرے دن پیش کیا، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جو کہا تھا کہ کل تک کے لئے خدا پر بھروسہ کیا کرو اور چیز چھپا کر کے محفوظ نہ کر دیا کرو۔ اندازہ لگائیے کہ حضورؐ بھی چاہتے یہی ہیں کہ کل کا معاملہ خدا پر چھوڑو كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ ٥ (پ۲۷ س الرحمٰن آیت ۲۹) ہر روز اللہ تعالیٰ اپنی نئی شان نئی آن کے ساتھ آپ پر مہربان ہوگا اور یہی چیز اولیائے اللہ نے فرمائی کہ مُوتُوا قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا موت سے پہلے موت کی تیاری کرو اور وہ یہی ہے کہ رزق روزی کے لئے خدا پر بھروسہ اور اعتماد کرو اور اللہ کو یاد کرو جس مقصد کے لئے اللہ نے دنیا میں بھجوایا ہے۔ مقصدِ تخلیق یہی ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ. (پ۲۷ س الذاریات آیت ۵۶) جنات اور فرشتے اور انسان اللہ نے اپنی عبادت کے لئے پیدا کئے ہیں۔ رزق میں الجھ کر اس حد تک نہ رہ جائیے کہ آپ خدا کو ہی بھول جائیں اور خدا پر بھروسہ اور اعتماد ہی جاتا رہے۔

حضرت ابوذر غفاریؓ کا ایثار۔

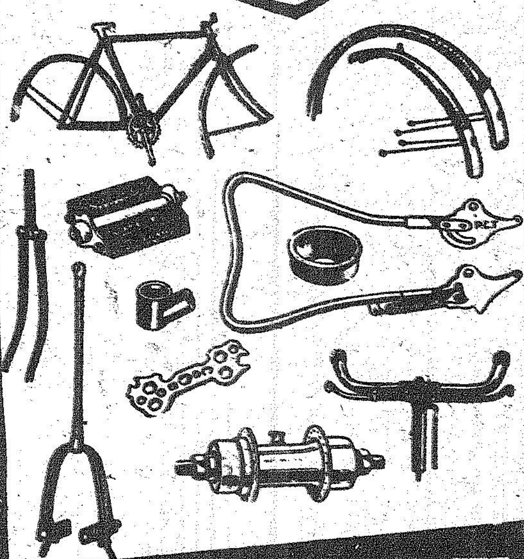
اگر آپ حضرت ابوذر غفاریؓ کی سیرت پڑھیں تو آپ کی آنکھیں کھل جائیں۔ اگر مسلمان آج اس پر عمل کریں تو نہ کوئی بھکاری رہ سکتا ہے نہ بھیک مانگنے کی ضرورت باقی رہ سکتی ہے نہ کوئی سفید پوش بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے۔ اگر زکوٰۃ ہی صحیح طریقہ سے ادا کر دیں تو خلقِ خدا چین کی نیند سو سکتی ہے۔ لیکن رزق اللہ نے بہت دیا، اُس پر تسلط ہو گیا مشرکین کا، منافقین کا، یا کم از کم نفاقِ اعتقادی کے مریضوں کا، سچے کھرے مسلمان ہوتے ابوذر غفاریؓ کی طرح تو دو جوڑے نہ رکھتے، ایک جوڑا اُن کو دے دیتے۔

مولانا عبید اللہ سندھیؒ کا توکل۔

اپنے زمانے میں حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کو ہم نے دیکھا، جو اللہ نے دیا، راہِ خدا میں لُٹا دیا، دوسرے دن کے لئے پاس نہیں رکھا۔ دو جوڑے ہوئے تو ایک غریب کو پہنچا دیا۔ پروفیسر محمد سرور صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے حضرت سندھیؒ کے متعلق۔ انہوں نے لکھا ہے کہ عید کے دن میں اُن کا مہمان تھا۔ یہاں سے ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب نے جو آج کل ہندوستان کے صدر ہیں، قرآن شریف پڑھنے کے لئے جامعہ ازہر سے فارغ ہونے کے بعد وہاں بھیجا گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مہمان تھا عید کے دن۔ میرے چچا وغیرہ تھے وہ ان کے خدمت گزار تھے۔ انہوں نے کہا آج گھر میں کوئی کھانے پکانے کی چیز نہیں ہے کوئی پیسہ عنایت فرمائیے۔ فرمایا رکھے کہاں ہیں؟ عید کے لئے جا رہے تھے حرم شریف میں نماز پڑھنے کے لئے۔ تو سرور صاحب نے لکھا ہے کہ راستے میں انہوں نے کہا کہ آج تک اللہ تعالیٰ دیتے رہے ہیں، کھاتے رہے ہیں۔ آج نہ دیا تو کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمارے حال سے بے خبر تو نہیں ہے، دے گا تو کھائیں گے نہیں تو راضی بہ رضا۔

ایک بزرگ سے حضرت خضرؑ کی ملاقات کا واقعہ

اسی طرح ایک واقعہ آتا ہے کسی بزرگ کا کہ اُن کو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے حضرت خضرؑ سے بیداری میں ملاقات ہوتی تھی اور انہوں نے بیداری کی ملاقات ترک کر دی۔ ہماری بعض کتابوں میں آتا ہے کہ حضرت خضرؑ جیسی شخصیتیں ملتی ہیں خواب میں اور اونچے درجے کے لوگوں کو بیداری میں مل جاتی ہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی اس قسم کے واقعات ہیں کہ بغیر نوم کے بھی اللہ والوں کو آپؐ کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا۔ خیر تو اُن بزرگ سے حضرت خضر علیہ السلام نے ملنے کے لئے رات مقرر کر دی اور دن کو چھوڑ دیا تو انہوں نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا پہلے تمہارا خدا پہ بھروسہ تھا اب وہ بھروسہ اور اعتماد ہٹ گیا ہے۔ کہا کیوں؟ کہنے لگے ایک دفعہ تم نے بیوی کو کہا کہ یہ جو چیز ہے الماری میں رکھو کل کام آئے گی۔ ساری زندگی تمہارا طریقہ یہ تھا کہ جو کھایا سو کھایا باقی خدا کے نام پر کسی کو دے دیا۔ جب تم نے الماری میں رکھنا شروع کیا تو مجھے یقین آ گیا



کہ تم خدا پر بھروسہ نہیں کرتے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے امام مسجد کو توکّل کا سبق سکھایا۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بہت ہی عجیب ہے۔ سنا ہو گا آپ نے، وہ ایک امام کے پیچھے کافی عرصہ نماز پڑھتے رہے۔ اس اللہ کے بندے نے پوچھا کہ آپ کو میں نے کبھی کوئی کام دھندا کرتے نہیں دیکھا، آپ روٹی کہاں سے کھاتے ہیں؟ یہی سوال آپ سے پہلے کسی نے کیا تھا۔ فرمایا وہ خدا جو مکھی کو دیتا ہے، مچھر کو دیتا ہے، جو سمندر کے اندر مچھلی کو دیتا ہے اور جنگل کے اندر بھیڑیئے کو بھی دیتا ہے، شیر کو بھی دیتا ہے وہ ہی مجھے بھی دیتا ہے۔ اس امام مسجد نے پوچھا کہ آپ کھاتے کماتے کہاں سے ہیں؟ کھاتے تو ہیں، مگر آپ کو کبھی کوئی کام کرتے نہیں دیکھا! آپ نے فرمایا ٹھہرو، مجھے نماز پہلے لوٹا لینے دو۔ انہوں نے کہا کہ جو امام خدا پر بھروسہ اتنا بھی نہیں کر سکتا، اتنی معرفت خدا کی نصیب نہیں، وہ امامت کا اہل ہی نہیں ہے، تو میں اپنی نمازیں لوٹاؤں۔ خدا کی معرفت سب سے بڑی تو یہ ہے کہ ؎

رزق را روزی رساں پر می دہد

جس خالق نے آپ کو پیدا کیا وہ رزق دے گا۔

منصوبہ بندی والو! خدا کے انتظامات میں دخل نہ دو

آج منصوبہ بندی والے کہتے ہیں کہ رزق ہم دیں گے (معاذ اللہ)، میں پوچھتا ہوں ان کو کون دیتا ہے؟ وہ ذاتِ کریم سب کو رزق دینے والی ہے۔ آپ خدا پر بھروسہ کیجئے۔ آپ کے جو کام ہیں وہ کیجئے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی!
کہ با آسماں نیز پرداختی!

فرائض کو انجام دینے کی توفیق نہیں، نماز تک کی توفیق نہیں ہے اور یہ خلق خدا کے رزق کے "نگہبان" بن کے آ گئے۔ ان کو خدا ہی ہدایت دے اور اللہ پر بھروسہ اور اعتماد کی ان کو توفیق ہو۔

مشتبہ مال سے ذکر میں بے لذّتی۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے آ کر اکثر لوگ پوچھتے کہ جی نماز میں دل نہیں لگتا، ذکر اذکار کی توفیق نہیں، دل رجوع نہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ رزق جو تمہارا ہے وہ مشتبہ ہے، حرام ہے، حلال کا نہیں اور کسی بے نماز کا کھانا کھاتے ہو۔ یہ اہتمام کرو پھر دیکھو لذت آتی ہے کہ نہیں۔

دعا اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا زبردست احتجاج

ملتان ۱۰ مئی۔ کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم عمومی حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے جناب آغا شورش کاشمیری کی حالیہ گرفتاری پر درج ذیل بیان پریس کو جاری فرمایا ہے:۔

مجھے یہ سن کر انتہائی دکھ ہوا ہے کہ جناب آغا شورش کاشمیری کو حکومت نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ شاید حکومت کے نزدیک اخبار چٹان اور پریس کی ضبطی کافی نہیں تھی جو اس نے آغا صاحب کی گرفتاری کا اقدام بھی ضروری سمجھا .... کسی شخص کو کھلی عدالت میں صفائی کا حق دئے بغیر اس کی املاک ضبط کر لینا اور اسے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے سہارے گرفتار کر کے دُور دراز کسی جیل میں لے جا کر ڈال دینا ایک ایسا غیر منصفانہ فعل ہے جس پر جتنا بھی احتجاج کیا جائے کم ہے .... میں حکومت کے اس اقدام پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔

حکومت یا تو فوراً آغا صاحب کو رہا کر دے اور ان کا پریس و اخبار واگذار کر دے یا پھر کھلی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ چلا کر اپنے اقدام کو حق بجانب ثابت کرے۔

بقیہ: قرار دادیں

کے باوجود حکومت کے اس اقدام کو تحریر و تقریر کی آزادی اور بنیادی حقوق کے خلاف تصور کرتے اور حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہی الفاظ ہر مسلمان اور ہر عالم دہرانے کے لئے تیار ہے۔

یہ اجلاس حکومت کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے نازک جذبات کو ٹھیس لگا کر عوامی تحریک کی دعوت نہ دے جس طرح اس کی مآل اندیشی نے ۱۹۵۳ء میں کرایا۔

۴۔ **مطالبہ**: کل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام کا یہ عظیم اجتماع پاکستان میں فتنۂ ارتداد، ہر قسم کے "مسیحیوں" کے مشنوں کی سرگرمیوں کو ملک و ملت کے لئے نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ایسے جملہ مسیحی مشن اور ان کی مشنریوں کی تعلیمی اور تبلیغی دسیسہ کاریاں پاکستان اور اسلامیان پاکستان کے لئے ایک عظیم خطرہ اور فتنہ ہیں۔

بنا بریں ملّت اسلامیہ کی یہ عظیم الشان کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ ان کی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے اس کا سدِّ باب کرے اور مسلمانوں کے دین و ایمان کا تحفظ کرے۔

اسلامیان پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ ان تمام ارتدادی فتنوں کا مقابلہ کریں۔ اور آئندہ نسل کے دین و ایمان کو بچائیں۔

مسلمانانِ مشرقی پاکستان کے مطالبات

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشرقی پاکستان کو دفاعی لحاظ سے خود کفیل بنایا جائے۔

۲۔ مشرقی پاکستان کی سب سے بڑی تجارت پٹ سن کی صنعت کو قومیایا جائے۔

۳۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے تعلقات کو بہتر اور مضبوط کرنے کے لئے ناچنے گانے والیوں فاحشہ عورتوں اور اسلام دشمن عناصر کو یہاں وہاں بھیجا جاتا ہے۔ یہ اجلاس اس طریقِ کار کو ارباب اقتدار و حکّام کے ذاتی غیر اسلامی رجحانات کا نتیجہ اور نہایت افسوسناک تصوّر کرتا اور اس کی شدید مذمت کرتا ہے

مولانا محی الدین صاحب ڈھاکہ

امن کے قیام کا مطالبہ

یہ اجلاس جیکب آباد ضلع کے مختلف قبائل کے درمیان قتل و غارت پر اظہار افسوس کرتا ہے اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ خدا را اس کو ختم کریں۔ نیز یہ اجلاس صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں جلد از جلد امن قائم کر کے اپنے بارہ میں بدگمانیوں کو رفع اور ضلع بھر میں پھیلی ہوئی دہشت کو دُور کرے۔

جانشین شیخ التفسیر کی

نشری تقریر

مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۶۸ء ریڈیو پاکستان لاہور سے جمہور کی آواز کے پروگرام میں حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ "انفاق فی سبیل اللہ" کے عنوان پر چھ بج کر پینتالیس منٹ پر تقریر فرمائیں گے۔ (حاجی بشیر احمد)

رسالہ "ایمان کی کسوٹی" مفت

محترم محمد امین صاحب مرحوم کا مرتبہ رسالہ ایمان کی کسوٹی، عرف مومن کی پہچان، ڈاک خرچ کے لئے صرف سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔

محمد رمضان معرفت مدرسہ تعلیم القرآن چاکیواڑہ روڈ ۳ کراچی ۱

تبلیغی جلسہ

۲۵ رمئی بروز ہفتہ چک نمبر ۲۱۳ گ ب تحصیل سمندری ضلع لائل پور میں زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور دیگر حضرات تقاریر فرمائیں گے۔ (مولوی محمد علی ناظم)

دعاء مغفرت

محترم محمد طفیل صاحب گوجرانوالہ کے والد محترم انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین خدام الدین سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (حاجی بشیر احمد)

راولپنڈی اور گردونواح

متوجہ ہوں

اصلی سونے کے زیورات کی ضرورت کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں

راجہ جیولرز صرافہ بازار راولپنڈی

جلسہ سیرت النبیؐ

انجمن تدریس القرآن کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ رمئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مدرسہ تدریس القرآن بازار نیزہ بیاں متصل کشمیری بازار اندرون دہلی دروازہ لاہور میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہو رہا ہے۔

صدارت: حضرت مولانا عبید اللہ انور امیر انجمن خدام الدین لاہور

تقاریر: جناب مولانا محمد الیاس صاحب (مسجد پٹھولیاں والی) پروفیسر خالد علوی صاحب (شعبہ علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور) جناب قاری محمد تراب صاحب (مدرسہ مرکزی دار التجوید القرآن چوک شاہ عالم لاہور)، موضوع علی الترتیب: معجزات نبویؐ، مقام رسالت اور اخلاق حسنہ ——— (اراکین انجمن)

عیسائی کنبہ کا قبول اسلام

مرکزی مبلغ تنظیم اہلسنت پاکستان بہاولپور و مدرس درجہ تجوید مدرسہ فاروقیہ بہاولپور خطیب اعظم بورسٹل جیل بہاولپور حضرت مولانا قاری محمد یوسف صاحب کے دست حق پرست پر مورخہ ۱۱ر اپریل ۱۹۶۸ء بوقت دس بجے دن پانچ افراد پر مشتمل عیسائی کنبہ نے اسلام قبول کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین! ان کے سابقہ اور اسلامی نام حسب ذیل ہیں۔ (۱) سن مسیح (محمد عبد اللہ)۔ (۲) سیلا (خدیجہ)۔ (۳) خورشیدہ مسیح (عائشہ) (۴) رشیدہ مسیح (مریم)۔ (۵) مشتاق مسیح (مشتاق احمد)۔

ضرورت رشتہ

ایک سید خاندان کی کنواری لڑکی کے لئے ایک برسر روزگار اور دین دار سید نوجوان رشتہ کی ضرورت ہے۔ مسلک اہلسنت و جماعت اور دیوبندی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

ز۔ ح معرفت نور محمد انور دفتر خدام الدین لاہور

بواسیر کی فقیری دوا

مکمل کورس (۴۲ گولیاں) تین روپے

ہر قسم کی بواسیر خونی، بادی کا تیر بہدف علاج

حکیم سردار علی توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی

میری نماز

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

سوچ کر جواب دیجئے؟

(س) صبح کی نماز کیوں فرض ہوئی؟ (س) مغرب کی نماز مقرر کرنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کے لئے عصر کا وقت کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز میں کعبہ کی طرف منہ کرنا کیوں ضروری ہے؟ (س) نماز میں ہاتھ باندھ کر کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ (س) نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ (س) نماز کی ابتداء اللہ اکبر کے ساتھ کیوں کی گئی؟ (س) نماز میں الحمد کیوں پڑھی جاتی ہے؟ (س) سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کیوں مقرر ہوا؟ (س) نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی کیا وجہ ہے؟ (س) ایک سجدے کے بعد بیٹھنے میں کیا حکمت ہے؟ (س) رکوع کے بعد سیدھے کھڑے ہونے میں کیا مصلحت ہے؟ (س) امام ظہر میں قرآن آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر میں بلند آواز سے کیوں پڑھتا ہے؟ (س) نماز کے اختتام پر سلام کا لفظ کیوں مقرر ہوا؟

نماز کے متعلق یہ سوالات اور اس قسم کے دوسرے جوابات اگر سمجھ میں نہ آئیں تو آج ہی "میری نماز" منگا کر حل کر لیجئے۔ قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے کاغذ سفید، کتابت طباعت آفسٹ۔

حافظ نذیر محمد نور محمد ناشران و تاجران کتب ۴۴ اے بی شاہ عالم لاہور

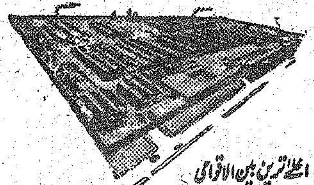
سہراب



پاکستان کا سب سے زیادہ فروخت ہونے والا بائیسکل



موجودہ استعمال میں جتنے بھی پاکستانی بائیسکل ہیں، اُن میں سے ستر (۷۰) فی صد تعداد سہراب کی ہے۔



اعلےٰ ترین بین الاقوامی معیار پر پورا اترنے والا سہراب بائیسکل ہماری جدید ترین فیکٹری میں ملک بھر کے سب سے زیادہ تجربہ کار سائیکل سازوں کی نگرانی میں تیار ہوتا ہے۔



حضرت بلال رضؓ کا ساتھی چودھویں صدی کا عاشق رسولؐ غازی علم الدین شہید لاہور ہی تھا جو دشمن رسول کریم راجپال کو جہنم رسید کر کے اور خود پھانسی کے پھندے کو بوسہ دے کر اپنے کالی کملی والے آقا و مولا پر قربان ہو گیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو کر اپنے حسن عمل کا بھی توشہ پیش کر دیا۔ اس اہم واقعہ کی اہمیت کے پیش نظر اس سرفروش کی منظوم مکمل سوانح عمری مصنفہ چوہدری فضل کریم صاحب سندھو چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے اور یہ اپنے اندر ایک ایسی دردناک اور حیرت انگیز داستان رکھتی ہے جو ہر ایک روشن ضمیر پروانۂ محمدؐ کو پڑھنی چاہئے واقعی یہ کتاب عاشقان رسولؐ کیلئے ایک بے نظیر تحفہ ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحات قیمت معہ محصولڈاک صرف ۳/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

مفید عام کتب خانہ سانده خورد لاہور پاکستان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لاہور کی اہم ترین تاریخی عمارت

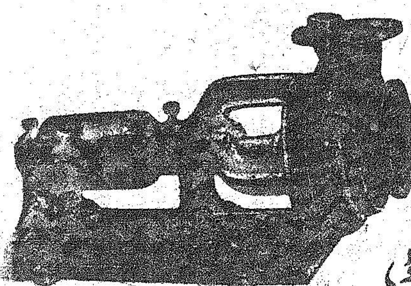
بادشاہی قلعہ

میں ٹیوب ویل لگانے کے لئے

کسان ٹیوب ویل انجنیئرز (رجسٹرڈ)

۵۶۔ برانڈرتھ روڈ لاہور

اعتماد کیا گیا ہے



اوّل انعام یافتہ

فون نمبر: ۶۳۸۲۲ گرام: کسان پمپ

بچوں کا صفحہ

دربارِ عمرؓ کے فیصلے

حافظ محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور

۱۔ حضرت عمر فاروق امیر المومنینؓ ایک دفعہ مدینہ شریف میں خطبہ دے رہے ہیں۔ درمیان خطبہ فرماتے ہیں۔ "اے ساریہؓ! پہاڑ کی طرف دیکھ" اور یہی الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ کئی سو میل دور پہاڑ کے دامن میں مسلمان فوج جنگ میں مشغول ہے۔ ساریہؓ آپؓ کی آواز اپنے کانوں سے سنتے ہیں۔ اور پہاڑ کی طرف دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ درے سے عنقریب غنیم کا لشکر حملہ آور ہونے والا ہے آپ سنبھل جاتے ہیں۔ ادھر اہل مدینہ حیران ہیں کہ دورانِ خطبہ یہ کیا عجیب معاملہ پیش آیا ہے کہ حضرت عمرؓ کہاں پہاڑ کے دامن میں کئی سو میل دور فوج کو لڑا رہے ہیں اور جنگی چالیں بتلا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد مسلمان فوج فتحیاب ہو کر واپس آتی ہے تو اہلِ مدینہ فتح کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ اس پر حضرت ساریہؓ جواب دیتے ہیں کہ اگر حضرت عمرؓ وائرلیس کے ذریعے جنگی چال نہ بتلاتے تو ہم کبھی کامیاب نہ ہوتے۔ میں غنیم سے بے خبر تھا مگر حضرت عمرؓ کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ میں نے اس لشکر کی طرف پیش قدمی کی جو بے خبری میں ہم پر ٹوٹنے والا تھا اور اللہ تعالےٰ جلشانہٗ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ یہ حضرت عمرؓ کی ہوا پر حکومت کا ایک کرشمہ ہے۔

۲۔ گورنر مصر حضرت عمرو بن العاصؓ بازار سے گذر رہے ہیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مصری لوگوں کا جلوس آ رہا ہے۔ آپ کے دریافت فرمانے پر معلوم ہوتا ہے کہ مصری لوگ ہر سال ایک کنواری لڑکی بناؤ سنگار سے آراستہ دریائے نیل کی نذر کرتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اس طرح بھینٹ چڑھانے سے پانی کا دیوتا خوش ہو جاتا ہے اور ان کی فصلیں اور باغ سال بھر ہرے بھرے رہتے ہیں۔ اگر وہ اس طرح انسانی قربانی نہ کرینگے تو پانی کا دیوتا ناراض ہو جائے گا۔ اور دریا خشک پڑ جائے گا۔ عمرو بن العاصؓ ان کو روکتے ہیں اور فرماتے ہیں "انسانی جان بڑی قیمتی ہے اور یہ عقیدہ غلط ہے چند دن ٹھہر جائیں میں امیر المومنینؓ کو یہ واقعہ لکھتا ہوں۔ جو وہ فرمائیں گے۔ اس کی تعمیل کی جائے گی"۔ آپ حضرت عمرؓ کو اس انسانی بھینٹ کے متعلق سارا واقعہ لکھتے ہیں۔ حضرت عمرؓ انسانی قربانی سے روکتے ہیں کہ یہ غیر اسلامی عقیدہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی ایک خط دریائے نیل کے نام بھی تحریر کرتے ہیں جس کی عبارت یہ ہے:۔

"اے دریا! ہر چیز خدا کے حکم کی تعمیل کرتی ہے۔ تو پہلے بھی اسی کے حکم سے بہتا تھا۔ اب بھی اسی طرح بہتا چلا جا۔ انسانی بھینٹ درست نہیں لیکن یاد رکھ اگر تو اسی طرح نہ بہتا رہا تو عمرؓ تیرے مقابلے میں تلوار لے کر آئیگا"

گورنر کو حکم یہ تھا کہ اس خط کو وہیں ڈالا جائے جہاں ہر سال انسانی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے۔ عمرو بن العاصؓ نے انسانی قربانی روک دی اور خط وہیں ڈال دیا جہاں لڑکی کو ڈبویا جاتا تھا۔ تواریخ شاہد ہیں کہ اس دن کے بعد آج تک دریائے نیل کبھی خشک نہیں ہوا۔

معلوم ہوا حضرت عمرؓ کے فیصلے ہوا اور پانی بھی مانتے تھے گویا پانی اور ہوا پر آپکی حکومت تھی۔

فرحت ٹونکی

ہدیۂ عقیدت

سلام بحضورِ خیر الانام صلّے اللہ علیہ وسلّم

مدینۂ طیّبہ میں جا کر صبا ہمارا سلام پہونچا
حضورِ محبوبِ ربِّ اکبر صبا ہمارا سلام پہونچا

وہی ہیں مہرِ سپہرِ رفعت وہی ہیں ماہِ جہانِ رحمت
نبیؐ کے قدموں کی خاک ہو کر صبا ہمارا سلام پہونچا

ہزاروں اُن پر تحیّتیں ہوں ہزاروں خالق کی رحمتیں ہوں
درود و اخلاص سے معطّر صبا ہمارا سلام پہونچا

کبھی ہو پابوسِ خاکِ پا کی کبھی ہو قرباں پکڑ کے جالی
نثار روضہ پہ اُن کے ہو کر صبا ہمارا سلام پہونچا

انہیں سے آفت ٹلے گی اپنی انہیں سے بگڑی بنے گی اپنی
بہ بارگاہِ شفیعِ محشر صبا ہمارا سلام پہونچا

وہی وسیلہ ہیں بیکسوں کا وہی سہارا ہیں غمزدوں کا
بہ عجز و آداب سر جھکا کر صبا ہمارا سلام پہونچا

غموں کا چکّر پڑا ہے آکر یہ حالِ درد و الم سُنا کر
بہ روضۂ اطہرِ پیمبرؐ صبا ہمارا سلام پہونچا

نبیؐ کے اصحابؓ باخدا کو نبیؐ کے ازواجؓ باصفا کو
بہ اہلبیتؓ و بہ آلِ اطہر صبا ہمارا سلام پہونچا

بُروں پہ بھی ہے نگاہِ رحمت بُرے بھی آخر ہیں اُنکے فرحت
ہیں سب سے کمتر ہیں سب سے بدتر صبا ہمارا سلام پہونچا

ٹیلیفون ۶۷۵۴۵

چیف ایڈیٹر
عبیداللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۲۸۱ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD ۹-۲-۶۷۶/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر GM۲/۴۰-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

گلدستۂ صد احادیث نبوی

مرتبہ حضرت مولانا الحاج مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کا ارشاد فرمایا ہے صحابہ کرام نے حضور انور کو دیکھا آپ کے ارشادات سنے آپکے افعال کا مشاہدہ کیا اور آپ کا اتباع کر کے رضاء الٰہی کا مقصد حاصل کیا اور جنت میں جا پہنچے موجودہ علوم میں سے جو علم آپکے اقوال و افعال کا ترجمان ہے وہ علم حدیث ہے جو شخص اسوۂ حسنۂ نبویہ کو معلوم کرنا چاہے وہ علم حدیث کے بغیر معلوم کر ہی نہیں سکتا گلدستۂ صد احادیث نبوی میں مختلف مضامین کی سو حدیثیں جمع کی گئی ہیں اور وہ فقط بخاری شریف، صحیح مسلم سے انتخاب کی گئی ہیں کسی حدیث کا متن اصل کتاب کی ایک سطر سے زائد نہیں ہے تاکہ مسلمان بآسانی یاد کر سکیں اور ان احادیث پر انسان عمل کرے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نجات یقینی ہے

قیمت ۵۰ پیسے محصول ڈاک ۱۵ پیسے

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور

شرح اسماء اللہ الحسنیٰ

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ

اس مختصر رسالہ میں ذات باری تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہر ایک اسم کی تشریح و وضاحت نہایت ہی سہل اور عام فہم پیرایہ میں کی گئی ہے اور بتلایا گیا ہے کہ انسان ان اسماء کا مظہر بننا چاہے تو اُسے کن کن خصوصیات سے کس طرح متخلق ہونا چاہیے اور حق سبحانہ تعالیٰ کی معرفت کے سامنے کس طرح حق عبودیت ادا کرے؟
ہر مضمون کو عام فہم بنانے کیلئے حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ کی تصریحات بھی درج ہیں۔
اس رسالہ کے آخر میں ہندوستان کے مقتدر علمائے کرام کی تصدیق آراء بھی موجود ہیں۔ رسالہ کا حجم سرکاری درسی کتب کے [illegible] صفحات جتنا ہے کتابت عمدہ

ہدیہ ۴۰ پیسے محصول ڈاک ۱۵ پیسے

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

رسالہ موسومہ ضرورۃ القرآن

مرتبہ حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور

(۱) دہریت، الحاد اور زندقہ کے مریضوں کا معالج۔
(۲) انسانی دستور اور الٰہی قانون (قرآن) کی ضرورت بتانے والا۔
(۳) عروج و ترقی کے صحیح مفہوم کا ترجمان۔
(۴) مسلمانوں کی ذلت کا اصلی سبب بتانے والا۔
(۵) مسلمانوں کو حصول عزت کا ذریعہ سمجھانے والا۔

حجم رسالہ سرکاری درسی کتب کے [illegible] صفحات جتنا ہے کتابت طباعت کاغذ عمدہ

ہدیہ ۴۰ پیسے محصول ڈاک ۱۵ پیسے

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

قرآن عزیز

مع تحشیۂ جدیدہ

دیدہ زیب — رنگین

عکسی طباعت سے مزیّن

مرتّبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ہدیہ

مجلّد قسم اوّل	مجلّد قسم دوم	مجلّد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کرافلی سفید کاغذ	مکینیکل گلیز کاغذ
	-/۱۲ روپے	-/۹ روپے

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہو گا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔
وی۔ پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

المعلن: ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ملفوظات طیبات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

ہدیہ رعایتی ۲/۲۵ روپے، محصول ڈاک ۱/ روپیہ
کل ۳/۲۵ روپے
بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنے پر ارسال خدمت ہو گی۔

ملنے کا پتہ
دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبیداللہ انور پرنٹر اینڈ پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا